WED.19.August.2026
VOLUME:22 NO:193
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 19/اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 193
5/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

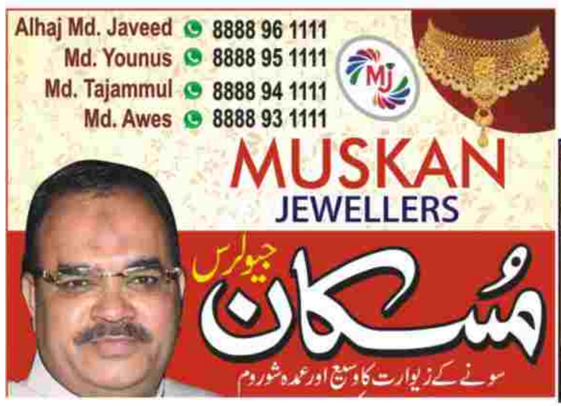

# 'ہجوم میں پھنسے کانسٹیبل نے دفاع میں چلایا AK-47'

## سیوان فائرنگ معاملے پر بہار حکومت کا سپریم کورٹ میں جواب

نئی دہلی: (ایجنسیز) بہار میں طلباء کے احتجاجی مظاہروں کے دوران پولیس کی بربریت کے تعلق سے دائر کی گئی مفاد عامہ کی عرضیوں پر ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل کیا ہے۔ حکومت نے پولیس پر غیر متناسب طاقت کے استعمال کے الزامات سے انکار کیا۔ حکومت نے کہا ہے کہ قانونی نظم ونسق بگڑنے پر پولیس نے بھیڑ کو قابو کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے۔ وہیں سیوان میں پولیس اہلکار کے ذریعہ 'اے کے-47' سے فائرنگ کے معاملے میں ریاستی حکومت نے کہا ہے کہ ''ہجوم میں پھنس جانے کے بعد کانسٹیبل نے ہوا میں 4 گولیاں چلائی تھیں۔'' حکومت کے مطابق 'اے کے-47' سے مظاہرین کو چوٹ نہیں لگی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے یہ بھی قبول کیا ہے کہ ہتھیار کا استعمال قانونی نظم ونسق کی صورتحال میں نہیں کیا جانا چاہئے۔ 'اے کے-47' کو پلاٹون سطح کا ہتھیار بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسے خصوصی آپریشنز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ریاست کے ڈی جی پی نے 'اے کے-47' کے استعمال کو لے کر ہدایت بھی جاری کی ہے۔ فائرنگ کرنے والے کانسٹیبل کو معطل کر کے اس کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ حکومت نے بتایا کہ ایک 'اے ایس آئی' نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے اپنی 9 ایم ایم پستول سے 2 راؤنڈ فائر کیے، اس دوران 3 مظاہرین زخمی ہوئے۔ حکومت کے مطابق ان مظاہرین کو 'اے کے-47' سے گولی نہیں لگی تھی اور وہ اس جگہ پر بھی موجود نہیں تھے، جہاں 'اے کے-47' سے فائرنگ ہوئی تھی۔ حکومت نے بتایا کہ واقعے کی بیلسٹک جانچ جاری ہے، جس سے ہتھیار کی قسم، گولی چلنے کا فاصلہ اور فائرنگ کے زاویے کی تفصیل جمع کی جارہی ہے۔ حکومت نے حلف نامے میں بتایا کہ طلباء اور نوجوان تنظیموں کے مظاہرین سیوان کے گاندھی میدان میں جمع ہوئے تھے۔ اس کے بعد مظاہرین جے پی چوک کی طرف مارچ کرنے لگے۔ دوپہر میں مظاہرین نے پولیس فورس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ اس کے بعد میروہ روڈ اور گوپال گنج روڈ کی جانب سے آئے شرپسند عناصر بھی پتھراؤ میں شامل ہو گئے اور صورتحال پرتشدد ہو گئی۔ حلف نامے میں بتایا گیا کہ پتھراؤ کے واقعے میں سیوان کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سمیت 20 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ ان میں 2 ایس ڈی پی او، 2 انسپکٹر، 2 سب انسپکٹر اور 13 کانسٹیبل شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پولیس کی 2 گاڑیوں اور بڑی تعداد میں ٹریفک ٹرالیوں کو بھی نقصان پہنچنے کی بات کہی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ پورے احتجاج کے دوران 157 پولیس اہلکار اور 7 سرکاری ملازمین زخمی ہوئے۔ حکومت نے بتایا کہ پرتشدد ہجوم کو قابو میں کرنے کے لیے واٹر کینن اور آنسو گیس کے گولے بھی داغے گئے۔ قانونی نظم ونسق کو سنبھالنے کے لیے مختلف محکموں اور پولیس لائنوں میں تعینات افسران اور جوانوں کو بھی موقع پر بلایا گیا۔ حکومت نے بتایا کہ تشدد سے وابستہ معاملوں میں کل 82 لوگوں کے خلاف 6 ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ان میں سے 17 لوگوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پولیس نے سپریم کورٹ کو بتایا ہے کہ کیس کی تفتیش جاری ہے۔

## جنتر منتر مظاہرہ: دہلی پولیس نے سپریم کورٹ میں ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال سے کیا انکار

نئی دہلی: جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائی کو لے کر دہلی پولیس نے منگل (18 اگست) کو سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل کیا۔ پولیس نے مظاہرین پر ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کے الزامات سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ 20 جولائی کو پارلیمنٹ کی جانب مجوزہ مارچ غیر قانونی تھا۔ پولیس کے مطابق احتجاج کے دوران بھیڑ کے پرتشدد اور بے قابو ہونے کے بعد حالات کو قابو میں کرنے کے لیے مرحلہ وار طریقے سے طاقت کا استعمال کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس سچن شرما کی جانب سے داخل کیے گئے حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ پولیس نے دستیاب اور قانونی طریقوں کے تحت صورتحال کو قابو میں کرنے کی کوشش کی۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ احتجاج کے دوران بھیڑ نے کئی سطح کی بیریکیڈنگ توڑ کر پارلیمنٹ کی جانب بڑھنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد حالات کو قابو میں رکھنے کے لیے پولیس کو طاقت کا استعمال کرنا پڑا۔ دہلی پولیس کے مطابق 20 جولائی کو جنتر منتر اور اس کے آس پاس کے علاقے میں 30 ہزار سے زیادہ مظاہرین موجود تھے۔ تقریباً 3 کلومیٹر کے علاقے میں پھیلی اتنی بڑی بھیڑ کو قابو میں رکھنے کے لیے تقریباً 5 ہزار پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔

## شاہ رخ خان کے بنگلے 'منت' میں گھسے دو سانپ، ایک پکڑا گیا، دوسرے کا سراغ نہیں ملا

ممبئی: بالی ووڈ کے سپر اسٹار شاہ رخ خان کا ممبئی کے باندرہ میں واقع مشہور بنگلہ 'منت' ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ اس بار بنگلے کے احاطے میں دو سانپ نظر آنے کے بعد وہاں موجود سکیورٹی اہلکاروں میں تشویش پھیل گئی۔ اطلاع ملتے ہی محکمہ جنگلات کی ٹیم اور سانپ ریسکیو ماہرین موقع پر پہنچے، جہاں کئی گھنٹوں کی تلاش کے بعد ایک تقریباً 8 فٹ لمبے سانپ کو محفوظ طریقے سے پکڑ لیا گیا، تاہم دوسرا سانپ ہاتھ نہیں آسکا۔ معلومات کے مطابق 'منت' کے ایک گارڈ نے سب سے پہلے بنگلے کے احاطے میں سانپ کو دیکھا۔ اس نے فوری طور پر سکیورٹی عملے کو اطلاع دی، جس کے بعد محکمہ جنگلات کو بلایا گیا۔ محکمہ جنگلات کے اہلکاروں کے ساتھ سانپ ریسکیو کرنے والے وکی دوبے بھی موقع پر پہنچے اور پورے احاطے کی تلاشی شروع کی گئی۔ تلاشی کے دوران ایک سانپ بنگلے کے گارڈن میں بنے ایک شیڈ کے اندر چھپا ہوا ملا۔ ریسکیو ٹیم نے احتیاط سے اسے باہر نکالا اور محفوظ طریقے سے قابو میں کرلیا۔ ریسکیو ماہر وکی دوبے کے مطابق پکڑا گیا سانپ تقریباً آٹھ فٹ لمبا تھا اور اس کا تعلق دھامن نسل سے ہے۔ دھامن کو انڈین ریٹ اسنیک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سانپ زہریلا نہیں ہوتا، تاہم اس کی جسامت اور تیزی کے باعث اسے پکڑتے وقت خاص احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ ریسکیو ٹیم نے دوسرے سانپ کو تلاش کرنے کے لیے بھی کافی دیر تک بنگلے کے مختلف حصوں اور احاطے میں سرچ آپریشن کیا، لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ریسکیو ٹیم کے مطابق امکان ہے کہ دوسرا سانپ تلاش کے دوران 'منت' کے احاطے سے باہر نکل گیا ہو۔ اس کے باوجود ٹیم نے کافی دیر تک آس پاس کے مقامات پر بھی تلاش جاری رکھی۔ بتایا گیا ہے کہ 'منت' میں اس وقت مرمت اور تعمیراتی کام بھی جاری ہے۔ اسی وجہ سے شاہ رخ خان فی الحال اپنے خاندان کے ساتھ اس بنگلے میں نہیں رہ رہے اور باندرہ کے ہی ایک دوسرے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ ایسے میں سانپ کے ملنے کے وقت اہل خانہ گھر پر موجود نہیں تھے۔ ممبئی میں فلمی ستاروں کے گھروں میں سانپ ملنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ رواں سال اداکار سلمان خان کے باندرہ واقع 'گلیکسی اپارٹمنٹ' میں بھی سانپ نظر آیا تھا۔ اطلاع ملنے کے بعد ریسکیو ٹیم کو بلایا گیا تھا، جس نے سانپ کو بحفاظت پکڑ کر وہاں سے نکال دیا تھا۔

# سابق وزیر ستیندر جین گرفتار

## دہلی جل بورڈ ٹینڈر معاملے میں اے سی بی کی کارروائی

نئی دہلی: دہلی حکومت کے سابق وزیر اور عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رہنما ستیندر کمار جین کو دہلی جل بورڈ کے مبینہ ٹینڈر گھوٹالے کے معاملے میں اینٹی کرپشن برانچ (اے سی بی) نے گرفتار کرلیا ہے۔ اس معاملے میں جین سمیت 6 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار کیے گئے افراد میں دہلی جل بورڈ کے سابق سی ای او اور سینئر آئی اے ایس افسر ادت پرکاش رائے بھی شامل ہیں۔ اے سی بی کے مطابق، معاملہ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (ایس ٹی پی) کی اپ گریڈیشن اور ان کی صلاحیت بڑھانے کے لیے جاری کیے گئے ٹینڈر سے متعلق ہے۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ ٹینڈر کی تکنیکی شرائط میں مبینہ طور پر اس انداز میں تبدیلی کی گئی، جس سے ایک مخصوص کمپنی 'یوروٹیک انوائرنمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ' کو براہ راست فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اے سی بی نے اس معاملے میں جین کے علاوہ ادت پرکاش رائے، سابق کنٹریکچوئل کنسلٹنٹ انکت سریواستو، اے این انٹر پرائزز کے پروپرائٹر ناگیندر یادو، یوروٹیک انوائرنمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کے مالک راجا کمار کُرا اور شری جُہنار کے پروپرائٹر پنکج ورما کو بھی گرفتار کیا ہے۔ تفتیشی ایجنسی کے مطابق، ٹینڈر کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق ایف آئی آر 11 مئی 2024 کو درج کی گئی تھی۔ اس میں انسدادِ بدعنوانی قانون کے علاوہ دھوکہ دہی اور مجرمانہ سازش سے متعلق دفعات شامل کی گئی تھیں۔ اے سی بی کا دعویٰ ہے کہ ایس ٹی پی سے متعلق ٹینڈر میں ایسی شرائط شامل کی گئیں جن سے دیگر کمپنیوں کے درمیان مقابلہ محدود ہو گیا۔ ایجنسی کے مطابق، مجوزہ پائلٹ اسٹڈی کرائے بغیر ہی ایسی تکنیکی شرائط شامل کی گئیں جن کا فائدہ ایک مخصوص کمپنی کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں سرکاری خزانے کو مبینہ طور پر بھاری مالی نقصان ہوا۔ تفتیش کے دوران اے سی بی کو متعدد الیکٹرانک شواہد بھی ملنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق، نجی افراد، درمیانی کردار ادا کرنے والے افراد اور سرکاری افسران کے درمیان ای میل اور پیغامات کا تجزیہ کیا گیا۔ اس سے مبینہ طور پر یہ بات سامنے آئی کہ ٹینڈر کے دستاویزات اور بعد میں جاری کیے جانے والے کوریجنڈم پہلے ہی آپس میں شیئر کیے گئے تھے، جنہیں بعد میں سرکاری ٹینڈر کا حصہ بنایا گیا۔ اے سی بی نے سابق سی ای او ادت پرکاش رائے اور ان کے رشتہ داروں کے بینک کھاتوں میں تقریباً 52.1 کروڑ روپے منتقل کیے جانے کا بھی الزام عائد کیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق، یہ رقم اے این انٹر پرائزز کے ذریعے منتقل کی گئی اور اس کے لیے یوروٹیک سے وابستہ اداروں کا استعمال کیا گیا۔ تفتیش کار اس رقم کی مبینہ منی ٹریل کی مزید جانچ کر رہے ہیں۔ دوسری جانب عام آدمی پارٹی نے ستیندر جین کی گرفتاری کو سیاسی کارروائی قرار دیا ہے۔ پارٹی کے قومی میڈیا انچارج انوراگ ڈھانڈا نے ایکس پر کہا کہ جس جل بورڈ ٹینڈر کا حوالہ دیا جا رہا ہے، اس وقت ستیندر جین جیل میں تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جیل میں رہتے ہوئے وہ اس معاملے کے لیے ذمہ دار کیسے ہو سکتے ہیں۔ ڈھانڈا نے الزام لگایا کہ ستیندر جین پنجاب کے شریک انچارج ہیں اور پنجاب میں انتخابات ہونے والے ہیں، اس لیے انہیں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اے اے پی نے گرفتاری کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ عام آدمی پارٹی سے خوف زدہ ہے۔

## آسام کے سیلاب متاثرین کے لیے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ آسام نے 2 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کیے

نئی دہلی/آسام: بالائی آسام میں تباہ کن سیلاب سے متاثرہ ہزاروں خاندانوں کی فوری امداد اور مستقل بازآبادکاری کے لیے جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء آسام نے 2 کروڑ 25 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ یہ امدادی مہم صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت وسرپرستی اور صدر جمعیۃ علماء آسام مولانا مشتاق عنفر کی نگرانی میں جاری ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق امدادی مہم کو محض راشن اور ضروری سامان کی تقسیم تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے، نقصانات کی درجہ بندی، براہِ راست مالی امداد، جاں بحق افراد کے اہل خانہ کی مدد، یتیم بچوں کی تعلیمی کفالت اور مستقل بازآبادکاری کو بھی اس کا حصہ بنایا گیا ہے۔ مجموعی طور پر مختص رقم میں ایک کروڑ روپے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند جبکہ ایک کروڑ 25 لاکھ روپے عنفر فاؤنڈیشن کی جانب سے فراہم کیے جائیں گے۔ یہ رقم جمعیۃ علماء آسام کے ذریعے مرحلہ وار متاثرین کی امداد اور بازآبادکاری پر خرچ کی جائے گی۔ ابتدائی ریلیف سرگرمیوں پر تقریباً 30 لاکھ روپے خرچ کیے جا چکے ہیں، جبکہ ٹین کی چادروں، فینائل اور ادویات سمیت دیگر ضروری سامان بھی متاثرہ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء آسام کی ٹیموں نے شیوساگر، جورہاٹ، گولاگھاٹ اور چرائی دیو اضلاع کے متاثرہ علاقوں میں گھر گھر سروے مکمل کرلیا ہے۔ تقریباً 30 سے 35 افراد پر مشتمل سروے ٹیم مکانات، گھریلو سامان اور ذرائع معاش کو پہنچنے والے نقصان کا جائزہ لے رہی ہے۔ متاثرین کے ضروری دستاویزات اور بینک کھاتوں کی بھی تصدیق کی جارہی ہے، تاکہ مالی امداد براہِ راست حقیقی مستحقین تک پہنچائی جا سکے۔

## ناندیڑ ڈویژن میں خصوصی ٹکٹ چیکنگ مہم، 3.26 لاکھ روپے کا جرمانہ وصول

ناندیڑ: جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں 17 اگست 2026 کو صبح 4:30 بجے سے شام 7:30 بجے تک خصوصی اور وسیع پیمانے پر ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی گئی۔ اس مہم میں ریلوے کے تمام ٹکٹ چیکنگ دستوں نے فعال طور پر حصہ لیا۔ اس مہم کی نگرانی ناندیڑ ڈویژن کے اسسٹنٹ کمرشل منیجر (ACM) شیلش کمار سنگھ نے کی۔ مہم کا مقصد مسافروں کو باقاعدہ اور نظم وضبط کے ساتھ سفر کرنے کی ترغیب دینا، ریلوے قوانین پر عمل درآمد یقینی بنانا اور مسافروں کو بہتر سفری سہولت فراہم کرنا تھا۔ مہم کے دوران 30 ٹکٹ چیکنگ اہلکاروں اور 3 آر پی ایف اہلکاروں نے حصہ لیا۔ مجموعی طور پر 27 ٹرینوں میں ٹکٹوں کی جانچ کی گئی۔ اس دوران 539 بے قاعدگیوں کے معاملات سامنے آئے، جن سے مجموعی طور پر 3 لاکھ 26 ہزار 280 روپے کا ریلوے محصول وصول کیا گیا۔ ان معاملات میں بغیر ٹکٹ سفر کے 315 کیسز (TWT)، غیر قانونی یا بے قاعدہ سفر کے 94 کیسز (IRT) اور بغیر بک کرائے سامان لے جانے کے 130 کیسز (UBL) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ریلوے ایکٹ کی دفعہ 144 کے تحت غیر مجاز طور پر سامان فروخت کرنے یا پھیری لگانے کا ایک معاملہ بھی سامنے آیا، جس پر 2 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے وقتاً فوقتاً ایسی وسیع پیمانے پر ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی جاتی ہے۔ ریلوے انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ان مہمات کا مقصد بغیر ٹکٹ یا بے قاعدہ سفر پر قابو پانا اور ایمانداری سے ٹکٹ خرید کر سفر کرنے والے مسافروں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہمیشہ درست اور قانونی ٹکٹ لے کر ہی سفر کریں اور ریلوے کے تمام قوانین وضوابط کی پابندی کریں، تاکہ تمام مسافروں کا سفر محفوظ، آرام دہ اور پریشانی سے پاک رہے۔ جنوبی وسطی ریلوے، ناندیڑ ڈویژن کے محکمہ تعلقات عامہ کے مطابق ٹکٹ چیکنگ کی ایسی کارروائیاں آئندہ بھی جاری رہیں گی۔

## جنتر منتر مظاہرہ: سنگین مجرمانہ ریکارڈ والوں کو چھوڑ کر

# دیگر طلبا کے خلاف کارروائی پر سپریم کورٹ کی روک

نئی دہلی: (ایجنسیز) جنتر منتر پر 20 جولائی کو احتجاج کرنے والے طلبا کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے میں سپریم کورٹ نے منگل کو اہم حکم جاری کیا۔ عدالت نے کہا کہ قتل، عصمت دری اور پوکسو جیسے سنگین جرائم کے مقدمات والے افراد کو چھوڑ کر دیگر مظاہرین کے خلاف احتجاج سے متعلق کوئی تعزیری کارروائی نہ کی جائے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے بھی عدالت کی اس ہدایت سے اتفاق کیا۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ جنتر منتر پر موجود طلبا پرامن طریقے سے اپنے مسائل اٹھانے کے لیے احتجاج کر رہے تھے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت پرامن مظاہرین کے خلاف نہیں ہے، البتہ ایسے افراد جن کا مجرمانہ پس منظر سنگین اور عادتاً جرائم سے متعلق ہے، ان کی جانچ کی جاسکتی ہے۔ سالیسٹر جنرل نے عدالت کو بتایا کہ پولیس نے اب تک 2873 ایسے افراد کی شناخت کی ہے جن کے خلاف مجرمانہ ریکارڈ موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جھڑپ کے دوران 200 سے زیادہ پولیس اہلکار شدید زخمی ہوئے۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ مظاہرین میں ایسے بے قصور طلبا بھی شامل تھے جنہوں نے اپنا مستقبل بنانے کے لیے سخت محنت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے والدین نے بھی اپنی محنت اور خون پسینے کی کمائی ان کی تعلیم پر خرچ کی ہے۔ سپریم کورٹ نے پورے معاملے کی آزادانہ اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کے لیے ایک ہائی پاور کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا۔ عدالت کے مطابق کمیٹی سابق ججوں اور ریٹائرڈ پولیس افسران کی نگرانی میں کام کرے گی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ کمیٹی صرف ایک خفیہ رپورٹ پیش کر کے معاملہ ختم نہیں کرے گی بلکہ جیسے جیسے نئے معاملات سامنے آئیں گے، ان کی بھی جانچ کرے گی اور وقتاً فوقتاً عدالت کو رپورٹ پیش کرے گی۔ چیف جسٹس نے بتایا کہ کمیٹی میں سی بی آئی کے ایک سابق ڈائریکٹر جنرل اور ایک ریاست کے سابق ڈی جی پی کو شامل کرنے پر رضامندی حاصل کر لی گئی ہے۔ دونوں کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ فی الحال کھلی عدالت میں ان کے نام ظاہر نہیں کیے جائیں گے اور بدھ کو کمیٹی اور اس کے ارکان کے ناموں کا باضابطہ اعلان کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے دونوں فریقوں کو ایک ایک نوڈل افسر مقرر کرنے کی ہدایت بھی دی۔ تمام شواہد اور متعلقہ مواد نوڈل افسر کے حوالے کیا جائے گا، جو اسے عدالت تک پہنچائے گا۔ سماعت کے دوران درخواست گزاروں کی وکیل ورندا گرو ور نے پیلٹ گن سے زخمی ہونے والے افراد سمیت دیگر متاثرین کا معاملہ اٹھایا۔ دوسری جانب زخمی پولیس اہلکاروں کی وکیل نے مظاہرین کی جانب سے پولیس پر پتھراؤ کیے جانے کی بات کہی۔ ایک درخواست گزار کی جانب سے سابق فوجی کی اہلیہ سودیش کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کا معاملہ بھی عدالت کے سامنے رکھا گیا۔

## بامبے ہائی کورٹ کی ایف ڈی اے کو پھٹکار، متاثرہ دکاندار کو 5 لاکھ روپے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کو حکم دیا ہے کہ وہ پونے کی ایک ڈیری اور مٹھائی فروخت کرنے والے کو 5 لاکھ روپے ہرجانے کے طور پر ادا کرے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے مٹھائی کی دکان کا لائسنس 98 فیصد ضوابط کی پابندی کیے جانے کے باوجود معطل رکھنے پر بھی ایف ڈی اے کو سخت پھٹکار لگائی۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھگے اور جسٹس گوتم اکھنڈ نے 12 جون کے معطلی حکم کو فوری طور پر منسوخ کر دیا اور وڈگاؤں شیری واقع گرونا نک ڈیری اینڈ سویٹس کو اپنا ریٹیل کاروبار دوبارہ شروع کرنے کی آزادی دے دی۔ واضح رہے کہ پونے کی گرونا نک ڈیری اینڈ سویٹس نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر ایف ڈی اے کی کارروائی کو چیلنج کیا تھا۔ دکان کے مالک نے بتایا کہ ایف ڈی اے کی کارروائی کی وجہ سے اسے 74.8 لاکھ روپے کا معاشی نقصان ہوا ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھگے اور جسٹس گوتم اکھنڈ پر مشتمل بنچ نے ایف ڈی اے کی پالیسی کو عجیب اور ناقص قرار دیا۔ بنچ نے دکاندار کو کاروبار دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دیتے ہوئے ایف ڈی اے کو ایک ماہ کے اندر دکان کے مالک کو 5 لاکھ روپے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ آپ کی نیت قابل تعریف ہے لیکن جب آپ کو 98 فیصد ضوابط کی پابندی کا علم ہو گیا تھا تو لائسنس کی معطلی فوراً منسوخ کر دینی چاہیے تھی۔ دکاندار کا لائسنس 11 جون کو پیش آئے فوڈ پوائزننگ کے واقعے کے بعد معطل کیا گیا تھا۔ عرضی کے مطابق 12 جون کو ایف ڈی او نے اس کا فوڈ لائسنس معطل کر دیا اور اصلاح کا نوٹس دیے یا سماعت کا موقع دیے بغیر کاروبار بند کرنے کا حکم دے دیا۔ 13 جولائی کو فوڈ سیفٹی افسر کے دوبارہ معائنے میں دکان نے 98 فیصد ضوابط کی پابندی حاصل کر لی لیکن اس کے باوجود معطلی کا حکم برقرار رہا۔

## ناندیڑ کے نندگیری قلعے کو دوبارہ تاریخی وقار حاصل ہوگا

# میونسپل کارپوریشن نے 50 لاکھ روپے مختص کیے

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) شہر کے قدیم اور تاریخی علاقے میں واقع نندگیری قلعے کو ایک بار پھر اس کا کھویا ہوا وقار ملنے کی امید پیدا ہوئی ہے۔ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن نے رواں مالی سال کے بجٹ میں اس تاریخی عمارت کے تحفظ، مرمت اور بحالی کے لیے 50 لاکھ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے اس فیصلے سے قلعہ دوستوں اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، تاہم شہریوں اور مقامی باشندوں کا مطالبہ ہے کہ اس مرتبہ سرکاری فنڈز کا سابقہ دور کی طرح ضیاع نہ ہو اور مختص رقم کا شفاف اور مؤثر استعمال کیا جائے۔

### حکومتی غفلت سے تاریخی ورثہ زبوں حالی کا شکار

نندگیری قلعے کا اندراج محکمہ آثارِ قدیمہ کے ریکارڈ میں موجود ہے، لیکن اس قدیم تاریخی ورثے کے تحفظ اور مناسب دیکھ بھال کے لیے ماضی میں خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گئے۔ سرکاری اداروں کی مبینہ غفلت کے باعث اس تاریخی عمارت پر خرچ ہونے والی خطیر رقم بھی مطلوبہ نتائج فراہم نہ کر سکی۔ دیکھ بھال کے فقدان کے نتیجے میں قلعہ ایک بار پھر خستہ حالی کا شکار ہو گیا۔ جگہ جگہ دیواروں کی شکستگی، بے ہنگم طور پر اگنے والی جھاڑیوں، گندگی اور کچرے نے پورے علاقے کی حالت خراب کر دی تھی۔ جھاڑیوں اور جنگلی پودوں کی بہتات کے باعث قلعے کی اصل شناخت اور تاریخی خوبصورتی بھی دھندلا گئی تھی۔ انتظامی غفلت کے ساتھ ساتھ صفائی اور سکیورٹی کے فقدان نے یہاں آنے والے شہریوں کے لیے بھی مسائل پیدا کیے تھے۔

### شہریوں اور نوجوانوں نے خود سنبھالی تاریخی ورثے کی ذمہ داری

سرکاری امداد اور انتظامی تعاون کا انتظار کیے بغیر مقامی شہریوں اور قلعہ دوست نوجوانوں نے نندگیری قلعے کے تحفظ کے لیے خود مہم شروع کی۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران سیکڑوں نوجوانوں نے ہاتھوں میں بیلچے اور ٹوکریاں اٹھا کر قلعے کی صفائی اور بحالی کے کام میں حصہ لیا۔ انتہائی مشکل حالات میں نوجوانوں نے کمر تک پہنچنے والی جھاڑیوں، گاجر گھاس، جنگلی پودوں اور مختلف مقامات پر جمع کچرے کو ہٹا کر قلعے کے وسیع علاقے کو صاف کیا۔ اس مہم کا مقصد کسی سرکاری مالی امداد کے بغیر تاریخی ورثے کو محفوظ رکھنا اور آنے والی نسلوں کو اپنے ماضی اور تاریخ سے جوڑنا تھا۔ قلعے کو سیاحتی مقام کے طور پر فروغ دینے اور شہریوں کو اس کی تاریخ سے واقف کرانے کے لیے ماضی میں یہاں مختلف نمائشوں کا بھی انعقاد کیا گیا، جنہیں شہریوں کی جانب سے اچھا ردعمل ملا تھا۔

### پہلے بھی کروڑوں روپے خرچ، مگر نتیجہ مایوس کن

نندگیری قلعے کو سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دینے اور اسے دوبارہ رونق بخشنے کے لیے ماضی میں میونسپل کارپوریشن کی جانب سے کروڑوں روپے خرچ کیے گئے تھے۔ اس دوران سیاحوں کے لیے ایمفی تھیٹر، خوبصورت فوارے اور احاطے کی تزئین وآرائش سمیت مختلف بڑے کام کیے گئے تھے۔ تاہم منصوبہ مکمل ہونے کے بعد مناسب دیکھ بھال، انتظامی نگرانی اور سکیورٹی کے فقدان کے باعث یہ تمام سہولیات زیادہ عرصے تک برقرار نہ رہ سکیں۔ قیمتی تنصیبات اور سامان وقت کے ساتھ خراب ہو گیا، جبکہ بعض اشیا چوری بھی ہو گئیں۔ نتیجتاً لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ کر کے تیار کی گئی تزئین وآرائش چند ہی برسوں میں اپنی افادیت کھو بیٹھی۔

### 50 لاکھ روپے کی نئی منظوری سے امیدیں وابستہ

اب میونسپل کارپوریشن کی جانب سے رواں مالی سال میں 50 لاکھ روپے مختص کیے جانے کے بعد نندگیری قلعے کے تحفظ اور بحالی کی نئی امید پیدا ہوئی ہے۔ شہریوں اور قلعہ دوستوں کا کہنا ہے کہ صرف تعمیر و تزئین کافی نہیں، بلکہ مستقل دیکھ بھال، سکیورٹی، صفائی اور نگرانی کا مؤثر نظام بھی ضروری ہے۔ اگر اس مرتبہ مختص فنڈز کا شفاف طریقے سے استعمال کیا گیا اور کام کے معیار پر توجہ دی گئی تو نندگیری قلعہ نہ صرف اپنے تاریخی وقار کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے بلکہ ناندیڑ کے اہم سیاحتی مقامات میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔

# نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

## آزادی کے بعد اردو شاعری کے بدلتے رنگ

ثمرین شفیق احمد،
اسسٹنٹ پروفیسر،
ایم ایس جی آرٹس، سائنس اینڈ کامرس کالج، مالیگاؤں

بیسویں صدی کی ہندوستانی تاریخ میں دو ایسے واقعات کا ظہور ہوا جس نے اس عظیم الشان تاریخی ملک کو تغیر سے آشنا کیا۔ ایک واقعہ تو انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کا واقعہ ہے جبکہ دوسرا واقعہ تقسیمِ ہند کا واقعہ ہے، آزادی اور تقسیمِ ہند برصغیر کی تاریخ کے وہ دو اہم موڑ ہیں جنھوں نے اس خطے کی سیاست، معیشت، معاشرت اور ثقافت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ۱۴/ اور ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کی شب برصغیر نے غلامی کے طویل دور کے بعد آزادی کی روشنی دیکھی، مگر یہ روشنی ایک المناک تقسیم کے سائے میں لپٹی ہوئی تھی۔ یہ تقسیم محض سرحدوں کی حد بندی تک محدود نہ رہی، بلکہ اس نے لاکھوں خاندانوں کو اجاڑ کر رکھ دیا۔ ایک طرف آزادی کا جشن منایا جارہا تھا، تو دوسری طرف فرقہ وارانہ فسادات اور وسیع پیمانے پر ہجرت کا سانحہ رونما ہو رہا تھا۔ لاکھوں لوگ ہجرت کے کرب سے گزرے، بے شمار زندگیاں ختم ہوگئیں، اور ایک نئی لکیر نے صدیوں پر محیط تعلقات کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ آزادی کا خواب تقسیم کی تلخیوں میں گم ہوگیا، جس کی وجہ سے مجاہدین آزادی کو احساس ہوا کہ شاید یہ وہ آزادی نہیں جس کی آرزو میں انھوں نے جدوجہد کی، چناں چہ فیض احمد فیضؔ نے کہا۔۔۔۔

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

نسخہ ہائے وفا، از: فیض احمد فیضؔ ص۔ ۱۱۶

آزادی کے بعد تقسیم کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات پر سب سے پہلے ترقی پسند شعرا نے آواز بلند کی۔ انہوں نے اپنی شاعری اور تحریروں کے ذریعے اس بگڑتی ہوئی صورتحال کو سدھارنے کی کوشش کی۔ ترقی پسند شاعروں نے اس آزادی کو محض ظاہری نجات قرار دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اس دور کے شعرا کے کلام میں سب سے نمایاں احساس یہی تھا کہ یہ آزادی دراصل ایک دھوکہ اور رہنماؤں کی ایک چال ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ یہ وہ آزادی نہیں جس کا خواب برسوں سے دیکھا جارہا تھا۔ اسی احساس کو شعرا نے اپنی نظموں میں شدت کے ساتھ پیش کیا، جیسا کہ سردار جعفریؔ کی نظم فریب کے یہ اشعار اس جذباتی کیفیت کو واضح کرتے ہیں۔۔۔

تم نے فردوس کے بدلے میں جہنم لے کر
کہہ دیا ہم سے گلستاں میں بہار آئی ہے
چند سکوں کے عوض چند ملوں کی خاطر
تم نے ناموسِ شہیدانِ وطن بیچ دیا
باغباں بن کے اُٹھے اور چمن بیچ دیا

پتھر کی دیوار، از: علی سردار جعفری ص۔ ۱۸

ترقی پسند رجحان کے بعد اردو میں جو سب سے توانا آواز آزادی کے بعد دکھائی دیتی ہے وہ جدید رجحان کی آواز ہے۔ جدیدیت کے فروغ کا بنیادی سبب ترقی پسند تحریک کا زوال بنا۔ جہاں ترقی پسند تحریک نے موضوع اور مواد کو زیادہ اہمیت دی، وہیں جدیدیت نے قنوطیت، انفرادیت اور ابلاغ پر زور دیا، جس نے اس کے استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔ جدیدیت کے زیرِ اثر ادب نے قاری اور سامع سے فاصلہ اختیار کر لیا۔ اس تحریک کا نظریہ تھا کہ جب سماج فرد کی فکر نہیں کرتا تو فرد کو بھی سماج سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، اور تخلیق محض اپنی ذات کے لیے کرنی چاہیے۔ اس رویے کا نتیجہ یہ نکلا کہ جدید شاعری ایک پیچیدہ اور ناقابل فہم صورت اختیار کرگئی۔ اس تحریک کو پروان چڑھانے میں نئی تنقید نے اہم کردار ادا کیا۔

جدیدیت کے زیر اثر اردو کے بہت سے شاعروں اور ادیبوں نے اپنے افکار و خیالات کو پیش کیا جن میں وزیر آغا، خورشید الاسلام، وحید اختر، عمیق حنفی، ندا فاضلی اور شمس الرحمن فاروقی کے نام شامل ہیں، ان شعراء کے کلام میں تازگی اور نیا انداز محسوس کیا جاسکتا ہے۔ نہ ان کے ہاں کلاسیکی شاعری کی قافیہ پیمائی ہے، نہ روایتی عشقیہ مضامین، اور نہ ہی اشتراکیت کا پرچار، بلکہ ان کی شاعری ان کے اندرونی جذبات اور تجربات کی حقیقی ترجمان ہے، ذیل کے اشعار اس حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

اشعار کے جنگل میں۔۔۔اب رزق کی سختی ہے
تو آبلہ پاؤں کا۔۔۔مقسوم نیا کردے
دم بند زمیں کو بھی۔۔۔تو نے ہی صدا بخشی
الفاظ و مضامیں کا۔۔۔مفہوم نیا کردے

سبز اندر سبز، از: شمس الرحمن فاروقی ص۔ ۱۹

جدیدیت کے زیرِ اثر مختلف شعری تجربات کیے گئے، جدید شعراء نہ صرف ہیئتی تجربات کرتے ہیں بلکہ یہ مروجہ اوزان و بحور میں تبدیلی بھی فن کے اسرار و رموز کے واقف کار کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ جدید شاعری میں نثری نظم کا فروغ ایک اہم پہلو رہا ہے، جس میں تخلیقی آزادی کے نام پر لفظوں کو روایتی اوزان و بحور سے آزاد کرنے کی کوشش کی گئی۔ کچھ جدید نظموں میں فرد کی انفرادیت کو اجاگر کیا گیا لیکن یہ انفرادیت اکثر حساسیت اور داخلی پیچیدگیوں کی غماز بن جاتی ہے۔ جدید شاعر کبھی کبھار انفرادیت میں اس قدر ڈوب جاتا ہے کہ وجودیت کے فلسفے کا اثر اس پر غالب آجاتا ہے، اور یہ گماں ہوتا ہے کہ شاعر اپنی ذات کی تلاش میں گم ہے۔ شمس الرحمن فاروقی ان شاعروں میں سے ہیں جو نہ صرف وزن اور آہنگ کے سلیقے سے واقف ہیں بلکہ کلاسیکی شاعری کا بھی گہرا شعور رکھتے ہیں، اور باوجود جدیدیت کے، اپنی قادر الکلامی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جدید شاعری میں فرد کے وجود کا تذکرہ ایک طوفان کی مانند ابھرتا ہے، اور شمس الرحمن فاروقی کے ساتھ ساتھ ان کے دیگر ساتھی بھی اپنی شاعری میں وزن و آہنگ اور قدرتِ کلام کا خوبصورت امتزاج پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر فاروقی کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔

آسماں چیر کے آ، سامنے آ
میری پیشانی پہ لکھ، نیلا قلم ذرد لکیر
مور کے پر کی دمک، سبز چمک، شیر کی رفتار کا رنگ
سنہرا، کبھی کالا، کبھی روشن
سرد جھونکے کی وہ سفاک جگر چاک چبھن
پردہ رنگ

سبز اندر سبز، از: شمس الرحمن فاروقی ص۔ ۲۱

آزادی کے بعد مابعد جدیدیت کا نظریہ بھی اردو میں کافی مقبول رہا ہے۔ مابعد جدیدیت کے نظریے کو سمجھنے میں مشکلات اس لیے پیش آتی ہیں کہ یہ کسی مخصوص نظریے پر قائم نہیں ہے، بلکہ تمام نظریات کی نفی اور ان پر سوال اٹھانے کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ اس کے مطابق کوئی بھی نظریہ مکمل اور حتمی نہیں، بلکہ ہر تصور میں اس کے رد کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ یہ طرزِ فکر، روایتی نظریاتی رویوں سے یکسر مختلف ہے۔ جو لوگ نظریات کو مطلق سچائی سمجھ کر ان میں ہر مسئلے کا حل تلاش کرتے ہیں، ان کے لیے مابعد جدیدیت کا غیر روایتی اور آزاد طرزِ فکر آسانی سے قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے کے ادبی اور فکری رویے نسبتاً واضح اور متعین تھے۔ مثال کے طور پر، ترقی پسند تحریک اور تحریکِ آزادی کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں تھا، کیونکہ عوامی جدوجہد، انقلاب، سامراج مخالف خیالات، وطن دوستی، قوم پرستی اور جمہوری شعور جیسے تصورات اس کے بنیادی اجزا تھے۔ اسی طرح، جدیدیت نے فرد کی داخلیت اور ذاتی احساسات کو اجاگر کیا، جہاں اجنبیت، بیگانگی، شناخت کا بحران، موت کی کشش اور یاسیت جیسے وجودی مسائل نمایاں تھے، جنہیں سمجھنا نسبتاً آسان تھا، اس کے مقابلے مابعد جدیدیت نہ کسی نظریے کی مخالفت پر مبنی ہے اور نہ ہی کسی مخصوص فکر کے خلاف ردعمل کے طور پر وجود میں آئی ہے۔ اس کی جڑیں ایک گہری فکری بصیرت میں پیوست ہیں، جسے سمجھنے کے لیے کھلے ذہن کی ضرورت ہے۔ اگرچہ مابعد جدیدیت کے بعض تصورات جدیدیت کے چند اصولوں سے متصادم محسوس ہوتے ہیں، لیکن بنیادی طور پر یہ جدیدیت کے خلاف کوئی جنگ نہیں لڑ رہی، اور نہ ہی اس نے کسی نظریاتی محاذ کا اعلان کیا ہے۔ اس کے فکری مباحث اور مسائل بالکل مختلف نوعیت کے ہیں۔ جو لوگ مابعد جدیدیت کو ترقی پسندی یا جدیدیت کی ضد یا ان کے متبادل کے طور پر دیکھتے ہیں، وہ غلط فہمی کا شکار ہیں، جس کے باعث انہیں مایوسی ہوتی ہے۔ مابعد جدیدیت کو کسی ردعمل کے تناظر میں نہیں، بلکہ اس کے اپنے فکری اصولوں اور تصورات کی بنیاد پر سمجھنا چاہیے۔

زندگی کی ہر جہت، چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو، مابعد جدیدیت کے اثرات کو اپنے مزاج میں سمو کر آگے بڑھ رہی ہے۔ آج کے دور میں زندگی کے تقریباً تمام ممکنہ موضوعات مابعد جدید رجحانات کے دائرے میں آچکے ہیں۔ اس کے اثرات ادب پر بھی واضح ہیں۔ نظم میں نثریت کا عنصر بڑھ گیا ہے اور نثر میں شاعرانہ رنگ نمایاں ہوگیا ہے۔ فکشن کی تعریف اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ اب کامکس، ادبی تحقیقات، نفسیاتی مطالعے، حتیٰ کہ تاریخی اور سیاسی دستاویزات بھی اس میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ ہر موضوع اور ہر میدان اپنے دائرۂ کار کو وسعت دے رہا ہے، اور اس توسیع کے دوران مختلف تصورات ایک مخصوص نکتے پر مرکوز ہوکر زیادہ شفاف اور واضح ہورہے ہیں۔ چاہے وہ ادبی تحریر ہو یا تاریخی دستاویز، سبھی معلوماتی ذرائع ایک دوسرے سے جڑے محسوس ہوتے ہیں۔

زندگی کو سہل بنانے کا یہ رجحان سائنسی اور تکنیکی ترقی نے مزید تیز اور مؤثر بنا دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے مختلف علوم کی کتابیں ایک ہی لائبریری کی ایک ہی الماری میں سجائی جارہی ہیں۔ غیر ضروری اور بے فائدہ باتوں سے بچنے کا رجحان زور پکڑ چکا ہے، اور وقت کے درست اور بامقصد استعمال کو زمانے کی ضرورت سمجھا جانے لگا ہے۔ کمپیوٹر بھی اسی اصول کے تحت تخلیق ہوا، جو ایک ایسی انقلابی ایجاد ثابت ہوئی جس نے زندگی کے ہر پہلو پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ وقت کی قدر میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے، اب نہ صرف سیکنڈ بلکہ ان کے مزید چھوٹے حصے بھی ناپے جارہے ہیں۔ زندگی کی رفتار فطری طور پر بڑھی ہے لیکن مابعد جدید عہد نے اسے مزید تیز تر کر دیا ہے۔ صدیاں مختصر ہو کر سالوں میں، اور سال مہینوں اور دنوں میں سمٹ رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا تھا۔

زندگی کی تیز رفتاری کا یہ عالم رہا
صبح کے غم، شام ہوتے ہی پرانے ہوگئے

اور مابعد جدید عہد کے انسان کی مصروفیت کچھ یوں ہے۔۔۔۔۔

دفتر میں ذہن، گھر پہ نگاہ، راستے میں پاؤں
جینے کی کاوشوں میں بدن ہاتھ سے گیا
آنکھ میں لکنت، از: غضنفر ص۔ ۳۰

المختصر یہ کہ آزادی کے بعد اردو شاعری نے مختلف فکری و تخلیقی مراحل طے کیے، جن میں ترقی پسند، جدید اور مابعد جدید رجحانات نمایاں رہے۔ ترقی پسند شاعری نے سماجی انصاف، انقلاب اور عوامی مسائل کو اپنا موضوع بنایا، جبکہ جدیدیت نے داخلیت، انفرادیت اور وجودی مسائل پر توجہ مرکوز کی۔ بعد ازاں، مابعد جدیدیت نے روایت اور نظریات کی قطعیت کو مسترد کرتے ہوئے انفرادیت، متن کی آزاد تشریح اور فکری تنوع کو فروغ دیا۔ ان تمام رجحانات نے اردو شاعری کو نئے فکری زاویے دیے اور اس کے اظہار کو وسعت بخشی اور اسی وجہ سے آج اردو شاعری روایت اور جدت کے امتزاج کے ساتھ ایک متحرک اور ہمہ گیر شکل اختیار کر چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

## اُردو افسانوں میں خواتین کے مسائل

توصیف پرویز محمد مظفر (پونہ)

انیسویں صدی سے پہلے عورتوں کی خواہشات، احساسات، تاثرات، پسند ناپسند کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی لیکن دھیرے دھیرے سماجی بیداری آئی اور عورتوں نے صرف اپنی خواہشات ہی نہیں بلکہ نظام جبر کے خلاف آواز بلند کی۔ سماجی وسیاسی مسائل پر بھی اپنی رائے کا برملا اظہار کیا۔ اُردو ادب کی روایت کا جائزہ لیں تو ہمیں یہ پتہ چلے گا کہ زمانہ قدیم سے ہی عورت پدری سماج کے لئے ایک متنازعہ فیہ اور مسائل سے لبریز جنس رہی ہے۔ ہر مذہب میں عورتوں کی تہذیب، اس کی آزادی اور اس پر عائد پابندیوں کے بارے میں خوب خوب لکھا گیا ہے۔ ہر دور کے معاشرے نے اپنے اپنے مزاج، ذوق اور رواج کی مناسبت سے عورت کو قبول بھی کیا ہے اور اسے نظر انداز بھی کیا ہے۔ بعض نے اس کی حمایت کی اور بعض نے اس کی مخالفت بھی کی۔ غرض ہر دور میں عورتوں کی حمایت اور مخالفت میں آوازیں بلند ہوتی رہی اور عورت اتحاد و اختلاف کے مابین پستی میں ہوتی نکھرتی اور کبھی اپنے وجود و شناخت پر ناز اں ہوتی رہی۔ کبھی آنسو بہاتی تو کبھی مردوں کے عتاب کا شکار ہوتی۔ یہ عورت ہی تھی جس کو کبھی دیوی کا درجہ دیا گیا تو کبھی طوائف بننے پر مجبور کیا گیا۔ کبھی اسے جنت کی بشارت دی گئی تو کبھی اُسے جنت سے نکالا بھی گیا۔

نسوانیت اور تانیثیت میں فرق ہے۔ لفظ "نساء" کے معنی عورتیں، بیویاں، ناریاں اور مستورات ہیں اس کی جمع نسواں ہے جس کے وہی معنی ہیں لیکن اس کے صفت ہے عورتوں سے منسوب "یعنی خواتین"۔

تانیثیت میں خواتین کے حقوق کی آواز پوشیدہ ہے۔ سماجی، قانونی، اقتصادی اور سیاسی مسائل کی طرف متوجہ کرنا بھی ہے۔ صرف جنسی مساوات ہی لازمی نہیں ہے اس لئے کہ عورت ذی شعور ہے۔

اگر ہم افسانہ کی ابتداء سے لے کر آج تک نظر ڈالیں تو منشی پریم چند سے لے کر منٹو تک اور رشید جہاں، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، پروین شاکر، شکیلہ اختر تک اُردو کے ادب کی چند خواتین قلمکاروں وغیرہ کی تحریر کو تخلیق کئے گئے افسانوں کے بیانیہ میں کوئی انقلابی تبدیلی رونماء نہیں ہوئی، لیکن گذشتہ نصف صدی میں افسانہ نگاروں نے بیانیہ کی تبدیلی کی سطح پر متعدد تجربے کئے۔ شعور کی رو کی تکنیک کی مدد سے جہاں بیانیہ کو گہری مسافت Deep Structure میں مبدل کیا گیا وہیں داستان وحکایتی طرز اظہار کو تمثیل، متھ، اساطیر، کتھا، صوفیوں کے ملفوظات، رشیوں کے شلوک کے علاوہ عصری حقائق سے ہم رشتہ کرتے ہوئے افسانے بیانیہ کو ایک نئے سانچے میں منقلب کرنے کی فنکارانہ سعی کی گئی ہے۔ جسے شیہ امتزاجی ساخت Composite Structure سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

پریم چند وہ پہلے تخلیقی فنکار ہیں جنہوں نے افسانے کا ایک مخصوص پیرایہ بیان وضع کیا۔ پریم چند کے بعد کرشن چند نے فکری سطح پر افسانے کو تخلیق کیا جس میں انسان دوستی، امن پسندی، حقیقت پسندی خاص موضوعات تھے۔

غلام عباس کا معروف افسانہ "آنندی" بازارِ حسن کی تصویرکشی پر مبنی نہیں بلکہ فنکار کے ایک نئے شہر کے قیام اور اس کی آبادکاری کو دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے شعوری رو کی تکنیک کی مدد سے افسانے کو تخلیقی طور پر ایک نئے ذائقے سے روشناس کرایا۔ اس تناظر میں احمد علی کے افسانہ "بادل نہیں آئے" کا اقتباس ملاحظہ کریں۔

"عورت کمبخت ماری بھی کیا جان ہے۔ چچڑی سے بدتر، کام کرے، کاج کرے، سینا پرونا، کھانا پکانا، صبح سے رات تک جلے پاؤں بھی کی طرح ادھر پھرنا ادھر پھرنا اور اس پر طرہ یہ کہ بچے جننا، جی چاہے یا نہ چاہے۔ جب میاں موئے کا جی چاہا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا۔ ادھر آؤ میری جان، میری پیاری، تمہارے نخرے میں گرم مصالحہ، دیکھ تو کمرہ میں کسی ٹھنڈک ہے۔۔۔ ارے آؤ، ہٹو پرے، تم پر ہر وقت کمبخت شیطان ہی سوار رہتا ہے۔ نہ دیکھو دن نہ دیکھو رات، ہائے۔"

اس اقتباس میں احمد علی نے راست بیانیہ ماجراسازی اور پلاٹ سے ہٹ کر شعوری رو کی تکنیک کی مدد سے ایک عورت کے شب و روز کی مصروفیات کا فنکارانہ اور تخلیقی اظہار کیا ہے۔

حقوق نسواں اور تعلیم نسواں کے تئیں مولانا الطاف حسین حالی کی قابل قدر خدمات ہر حساس شخص کو متاثر کرتی ہے۔ حالیؔ نے علم پر زور دینے کے ساتھ بیوہ کی کسمپرسی کی حالت کو بھی بڑے کامیاب طریقے سے بیان کیا ہے۔ اُردو ادب میں ہی نہیں ادبیات عالم میں بھی بیوہ کی بے بسی اور قابل رحم حالت کو اتنے پرسوز انداز میں شاید ہی کسی شاعر نے بیان ہو۔ "مناجاتِ بیوہ" میں اپنے کلام کے ذریعہ سسرال والوں کے غیر انسانی رویے کی منفرد انداز میں عکاسی کی ہے۔ مناجات بیوہ کے بعد حالیؔ نے "چپ کی داد" میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کی اہمیت پر اپنے لافانی خیالات پیش کئے۔

اے ماؤں، بہنو، بیٹیوں، دُنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے

اُردو کی ادبی تاریخ میں نسائی شعری سرمایہ کو عرصہ دراز تک قابل اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ شعری ایوان کے یہ چراغ اہل ادب کی نگاہوں سے محروم رہے۔ آج تانیثیت کے حوالے سے نسائی ادب کے سماجی، تاریخی، تہذیبی اور لسانی پہلوؤں پر غور کیا جارہا ہے۔ ایسے میں نسائی شاعری پر گفتگو پر زخ شیروانیہ نے پہلے بار اس حقیقت کی جانب مردوں کی توجہ مبذول کروائی۔

مردوزن مل کے لگا سکتے ہیں وہ کشتی پار
جو خلیج تلاطم میں پڑی ہے بے کار
چھوڑ دے بیر خدا چھوڑ دے اندازِ ستم
ایھا المسلم لا یرحم من لا یرحم

بہر کیف زخ شیروانیہ کو صنفی تفریق مٹانے والی یا صنفی مساوات کی پہلی آواز قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان کے بعد تعمیری رجحان رکھنے والی شاعرات کے چند نام جگنو کی طرح چمکتے ہیں لیکن ادا جعفری سے خواتین کی شعری کائنات میں ایک نیا باب تانیثیت سے شروع ہوا جن کے حامی کشور ناہید، فہمیدہ ریاض نے صنفی مساوات کا پرچم تھامے ایوانِ شاعری میں قدم رکھا۔

بھوپال کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ نواب شاہجہاں بیگم تھی۔ ترقی پسند تحریک کے بعد انقلابی اور انحرافی انداز رشید جہاں کے یہاں ملتا ہے۔ چنانچہ رشید جہاں کے ساتھ صاحب زادہ محمود ظفر، سجاد ظہیر اور احمد علی بعض باغیانہ افسانے ترقی پسند تحریک سے پہلے ہی "انگارے" میں شائع ہو چکے تھے۔ ان کے بعد کے زمانے میں عصمت چغتائی، رضیہ سجاد ظہیر، واجدہ تبسم وغیرہ کو اُردو افسانے کی دنیا میں آنے کا موقع ملا۔ ان سب میں عصمت چغتائی نے جو فکری اور فنی کارنامے انجام دیئے ان سے ہر شخص واقف ہے۔ عصمت چغتائی نے اُردو ادب میں اب تک تقریباً ۱۰/ افسانوی مجموعہ شائع ہو چکے ہیں جن میں ۶۰/ تا ۷۰/ افسانے موجود ہیں۔ جس میں خاص طور پر کافر، لحاف، اُف یہ بچے، ڈائین، ساس، نفرت، چھوٹی آپا، جڑیں، بچھو پھوپھی، کنواری، خرید لو گھونگھٹ، خوابوں کا شہر، ایک شوہر کی خاطر، پردے کے پیچھے وغیرہ شامل ہیں۔

عصمت چغتائی کے تقریباً تمام افسانوں میں متوسط طبقہ خصوصاً مسلم نوجوان لڑکیوں کی سسکیاں سنائی دیتی ہیں۔ زندگی بڑی بے رحم ہے، خاص طور پر غربت اور مفلسی کے ماروں کی زندگی جو ہر آن میں مر مر کر جیتے ہیں اور جی جی کر مرتے ہیں۔

ان کے افسانے "چوتھی کا جوڑا" ایک ایسے خاندان کی کہانی ہے جس کی سربراہ "بی اماں" ہیں۔ جو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد خاندان کی کفالت کر رہی ہیں۔ ان کی دو جوان لڑکیاں کبریٰ اور حمیدہ ہے۔ اس افسانے میں عصمت چغتائی نے سماجی، تہذیبی اور معاشی مسائل پر بڑے پر کیف انداز میں منظرکشی کی ہے۔

عصمت چغتائی نے دو قدم آگے بڑھ کر حقیقت نگاری کے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ ان کی فکروفن کی عظمت کا راز ان کے بے ریا بے باکی و حقیت نگاری ہے جس کے ذریعہ عورت پہلی اپنے احساسات و جذبات، فطرت و نفسیات اور حقیقی رنگ و روپ میں اس طرح ڈھل کر منظر عام پر آتی ہے کہ صرف مرد ہی کو نہیں بلکہ عورت کو بھی تعجب ہوتا ہے کہ اس کا حقیقی روپ کیا ہے۔ جس کی تفہیم سے وہ اب تک محروم رہی تھی۔ قرۃ العین حیدر، جمیلہ ہاشمی، رضیہ فصیح احمد، خدیجہ مستور، جیلانی بانو، بانو قدسیہ، صغرا مہدی اور دیگر خواتین نے بھی اپنی تخلیقات کے ذریعہ ہم عصر معاشرہ، پدرانہ سماج کو محکوم و کمزور بنا دیا ہے۔ ان ادیبوں نے عورت کی مجبوریوں، لاچاریوں اور سماجی، سیاسی اور معاشی حیثیت کو بے باکی کے ساتھ اجاگر کیا اور ظلم و ناانصافی کے خلاف احتجاج کی آواز بلند کی۔ ان ادیبوں کے نسوانی کردار سماج، مذہب اور مردوں کے استحصال کو خاموشی سے برداشت نہیں کرتے۔ وہ تیکھا سماجی شعور رکھتے ہیں اور اپنے انسانی حقوق سے باخبر ہیں۔ ان فنکاروں نے عورتوں کے آزادی و خود مختاری کو نہ صرف خانہ داری تک محدود رکھا بلکہ ان میں سے اکثر اپنی دُنیا آپ پیدا کرتے ہیں اور اپنی ذات کا اپنے طور پر اثبات کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳/ پر۔۔۔

## نعت رسولِ مقبولؐ

دوستو مدحتِ سرکار کروں یا نہ کروں
فکرِ عاجز کو گہر بار کروں یا نہ کروں

خود کو پاکیزۂ افکار کروں یا نہ کروں
میں ثنائے شہِ ابرار کروں یا نہ کروں

میری اوقات ہی کیا میری زباں ہی کیا ہے
مدحتِ احمدِ مختار کروں یا نہ کروں

میں کہ ظلمت کا پلا نطق بھی آلودۂ عیب
ذکرِ سرچشمۂ انوار کروں یا نہ کروں

میرے یہ ہونٹ جو ناپاک رہے ہیں اب تک
ان سے سرکار کے اذکار کروں یا نہ کروں

ہاتھ میرے جو ابھی رزقِ خطا چھوتے ہیں
ان کا رخ جانبِ سرکار کروں یا نہ کروں

میری پلکیں ابھی طیبہ کی گلی بن نہ سکیں
آنکھ کو طالبِ دیدار کروں یا نہ کروں

غار میں غار نہیں لطفِ خدا کا تھا اثر
رازِ ثور اب سرِ اظہار کروں یا نہ کروں

از: ذکی طارق بارہ بنکوی

## نعت رسولِ مقبولؐ

از: محسن نقوی

چہرہ ہے کہ انوارِ دو عالم کا صحیفہ
آنکھیں ہیں کہ بحرین تقدس کے نگین ہیں
ماتھا ہے کہ وحدت کی تجلی کا ورق ہے
عارض ہیں کہ والفجر کی آیات کے امیں ہیں
گیسو ہیں کہ واللیل کے بکھرے ہوئے سائے
ابرو ہیں کہ قوسین شبِ قدر کھلے ہیں
گردن ہے کہ بر فرقِ زمیں اوجِ ثریا
لبِ صورتِ یاقوت شعاعوں میں دھلے ہیں
قد ہے کہ نبوت کے خدوخال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے علم ہیں
سینہ ہے کہ رمزِ دلِ ہستی کا خزینہ
پلکیں ہیں کہ الفاظِ رخِ لوح و قلم ہیں
باتیں ہیں کہ طوبیٰ کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزداں کی زباں بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے امنڈتے ہوئے دریا
قرأت ہے کہ اسرارِ جہاں کھول رہی ہے
یہ دانت، یہ شیرازۂ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
شرمندہ تابِ لب و دندانِ پیمبرؐ
حرفے بہ ثناخوانی و خامہ بہ صریرے
یہ موجِ تبسم ہے کہ رنگوں کی دھنک ہے
یہ عکسِ متانت ہے کہ ٹھہرا ہوا موسم
یہ شکر کے سجدے ہیں کہ آیات کی تنزیل
یہ آنکھ میں آنسو ہیں کہ الہام کی رم جھم
یہ ہاتھ یہ کونین کی تقدیر کے اوراق
یہ خط، یہ خدوخالِ رخِ مصحف و انجیل
یہ پاؤں یہ مہتاب کی کرنوں کے معابد
یہ نقشِ قدم، بوسہ گہِ رفرف و جبریل
یہ رفعتِ دستار ہے یا اوجِ تخیل
یہ بند قبا ہے کہ شگفتِ گلِ ناہید
یہ سایہ داماں ہے کہ پھیلا ہوا بادل
یہ صبحِ گریباں ہے کہ خمیازۂ خورشید

یہ دوشِ پہ چادر ہے کہ بخشش کی گھٹا ہے
یہ مہرِ نبوت ہے کہ نقشِ دلِ مہتاب
رخسار کی ضو ہے کہ نمو صبحِ ازل کی
آنکھوں کی ملاحت ہے کہ روئے شبِ کم خواب
ہر نقشِ بدن اتنا مناسب ہے کہ جیسے
تزئینِ شب و روز کہ تمثیلِ مہ و سال
ملبوسِ کہن یوں شکن آلود ہے جیسے
ترتیب سے پہلے رخِ ہستی کے خدوخال
رفتار میں افلاک کی گردش کا تصور
کردار میں شامل بنی ہاشم کی انا ہے
گفتار میں قرآں کی صداقت کا تیقّن
معیار میں گردوں کی بلندی کفِ پا ہے
وہ فکر کہ خود عقلِ بشر سر بگریباں
وہ فقر کے ٹھوکر میں ہے دنیا کی بلندی
وہ شکر کے خالق بھی ترے شکر کا ممنون
وہ حسن کہ یوسفؑ بھی کرے آئینہ بندی
وہ علم کہ قرآں تری عترت کا قصیدہ
وہ حلم کہ دشمن کو بھی اُمیدِ کرم ہے
وہ صبر کہ شبیرؑ تری شاخِ ثمردار
وہ ضبط کہ جس ضبط میں عرفانِ اُمم ہے
"اورنگِ سلیمان" تری نعلین کا خاکہ
"اعجازِ مسیحا" تری بکھری ہوئی خوشبو
"حسنِ یدِ بیضا" تری دہلیز کی خیرات
کونین کی سج دھج تری آرائشِ گیسو
سرچشمۂ کوثر ترے سینے کا پسینہ
سایہ تری دیوار کا معیارِ ارم ہے
ذرے تری گلیوں کے مہ و انجمِ افلاک
"سورج" ترے رہوار کا اک نقشِ قدم ہے
دنیا کے سلاطیں ترے جاروب کشوں میں
عالم کے سکندر تری چوکھٹ کے بھکاری
گردوں کی بلندی، تری پاپوش کی پستی
جبریل کے شہپر ترے بچوں کی سواری
دھرتی کے ذوی العدل، ترے حاشیہ بردار
فردوس کی حوریں، تری بیٹی کی کنیزیں

☆☆☆☆☆☆

## دربان

(افسانہ) از: صادق اسد، (مالیگاؤں)

پھر اماں نے یاد دلاتے ہوئے راشن لانے کی بات کہی، تو میں اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے، نرم لہجے میں بولا "ہاں اماں یاد ہے شام کو آتے آتے لے آؤں گا"، میں بات کو اور طول دینا نہیں چاہتا تھا اور اماں بھی شاید میرے غصے کو بھانپ کر چپ ہی رہیں۔ میں نے اپنی بائیک نکالی اور آفس کے لئے نکل پڑا۔ آج سورج میں تمازت بہت تھی اور ابھی دس بجنے میں کافی وقت تھا، تو سوچا سامان ہی پیک کروالتا ہوں۔ ویسے بھی بازار راستے میں ہی تھا ہر ماہ ایک ہی دوکان سے لینے کا فائدہ یہ ہوا کہ سامان بتانا نہیں پڑا، ہاں کچھ نئی چیزیں اماں نے جو بولی تھیں، وہ لکھوا کر پیسے دیتے وقت دوکان دار سے بولا کہ "شام کو گھر جاتے وقت لے جاؤں گا"، میں نے محسوس کیا کہ بازار میں خریداری کے لئے بھیڑ بڑھ رہی ہے اکثر دو پہر بعد بھیڑ ہوا کرتی تھی۔ میں نے گھڑی دیکھی اور آفس کے لئے نکل پڑا، راستے میں اسکول کی بچیاں اپنے اپنے گھر لوٹ رہی تھیں، ان کو دیکھ کر میں دن یاد کرنے لگا، کہ آج کوئی خاص دن تو نہیں، اور اسی خیال میں آفس کی بلڈنگ آگئی، گیٹ پر دربان بازار سے لائے ہوئے اپنے سامان کو کنارے رکھ رہا تھا۔

بائیک کو پارکنگ میں لگا کر دربان کے پاس گیا اور پوچھا؟ آج کوئی خاص دن ہے کیا؟

وہ دوسری طرف منہ کئے کھڑا تھا، جلدی سے میری طرف مڑا اور گویا ہوا،

"نہیں، صاحب، دشمن ملک سے ان دنوں حالات کشیدہ ہیں کبھی بھی جنگ ہو سکتی ہے، احتیاطاً سامان لے رکھا ہے"

تب مجھے یاد آیا اماں کیوں مجھے بار بار سامان لانے کو کہہ رہی تھیں، میں نے جواباً کہا۔۔ "اچھا"

اور آفس کے لئے لفٹ کی طرف چل پڑا، میرے ذہن میں ایک خیال ابھرا 'دربان کتنا ذمہ دار ہے پچھلے ہفتے اس کا بیٹا بیمار ہوا تھا اور اس نے چھٹی بھی نہیں لی تھی، تاکہ پیسے نہ کٹیں رات میں بچے کے پاس ہوتا تھا اور دن میں ڈیوٹی نبھاتا۔

یہی سوچتے ہوئے میں اپنے آفس میں آچکا تھا، اپنی کرسی پر بیٹھا اور کمپیوٹر آن کیا۔۔۔۔

خیال بھی کتنا آوارہ ہوتا ہے، جو چمگادڑ کی طرح کبھی بلندی پر تو کبھی سنسناتا ہوا کان کے قریب سے گزر جاتا ہے۔

مرنے سے دو روز پہلے ابو نے، اماں سے کہا تھا، "مجھے آرام کی سخت ضرورت ہے، میں بہت تھک چکا ہوں"۔

ابو کی موت کے بعد اماں نے یہ بات کئی بار دہرائی کہ۔

"کبھی کبھی قدرت اپنے طریقے سے آنے والے دکھوں یا آنے والی خوشیوں کا احساس دلاتی رہتی ہے، لیکن لوگ روز کا معمول سمجھ کر اسے نظر انداز کر دیتے ہیں"۔

کام کی مصروفیت کے سبب پتہ ہی نہیں چلا کہ لنچ ٹائم ہوگیا، میں اٹھا اور ٹفن لینے کے لئے آگے بڑھا تھا اتنے میں ایک زور کا دھماکا سنائی دیا، جس سے آفس کی کھڑکیوں کے کچھ شیشے ٹوٹ گئے اور کچھ چٹک گئے، اطراف کے سارے لوگ حواس باختہ ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ مینیجر کی طرف سے چھٹی کا میسج آیا تو سبھی جلدی جلدی آفس سے نکلنے لگے، ہر کوئی خوف زدہ چہروں پر لگی آنکھوں میں سوال لئے اپنے گھر کی طرف جانے لگا تھا۔ میں نیچے آیا، دربان پر نظر پڑی، تو وہ خود ہی بول پڑا "صاحب جی بازار کے نکڑ پر ایک میزائل گرا ہے"،

جو یہاں سے تقریباً ڈھائی کلو میٹر دور تھا۔

میں نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے پوچھا،

"تم گھر کب جاؤ گے؟"

وہ لفٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"پتہ نہیں صاحب ہمیں چھٹی ملتی بھی ہے یا نہیں"۔

مجھے بازار سے سامان لینا تھا سو میں اور کچھ کہے بغیر پارکنگ کی سمت دوڑ پڑا۔۔۔۔

سڑک سنسان ہو رہی تھی، راستے میں بہت سی دوکانیں بند ہو چکی تھیں۔ مسلسل سائرن بجنے کی آوازیں کانوں میں پڑتی رہیں۔ میں کچھ دور اور چلا تو بارود کی بو نتھنوں سے ہو کر پھیپھڑوں تک پہنچ لگی تھیں، جہاں میزائل گرا تھا، مجھے اس سے آگے جانا تھا، وہ راستہ تو بند تھا لیکن بیچ سے ایک دوسرا راستہ تھا۔ جہاں سے بائیک اور دوسری سواریاں گزر رہی تھیں، میں آگے بڑھتا رہا، لوگ زخمیوں کو اٹھا کر ایمبولینس کی طرف لے جا رہے تھے، میری نظر ایک چبوترے پر پڑی جہاں کئی لاشیں رکھی ہوئی تھیں، ہجوم میں سے ایک شخص دھول میں اٹا ہوا ایک زخمی بچے کو سینے سے لگائے ہوئے آیا، ابھی ابھی ایک ایمبولینس سائرن بجاتے ہوئے ہسپتال کی طرف گئی تھی۔ وہ کسی سواری کو دیکھ رہا تھا،

میں بائیک لے کر اس کی طرف بڑھا اور اسے ہسپتال چلنے کے لئے کہا، وہ جلدی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھا، اور بائیک ہسپتال کی طرف دوڑ پڑی۔ ہسپتال میں بہت افراتفری کا ماحول تھا، میں نے بائیک ایک طرف لگائی اور اس کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہوگیا، میں نے اس شخص کو غور سے دیکھا جو میرے ساتھ آیا تھا، دھول مٹی کے سبب چہرے کے تاثرات سمجھ میں نہیں آرہے تھے، لیکن آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسوؤں سے دو لکیریں اس کے چہرے پر کھنچی ہوئی تھیں، ایک سمت زخمیوں کی قطاریں لگی تھیں، اس کی گود میں زخمی بچہ بہت سہما ہوا تھا، وہ قطار میں لگ گیا، میں دوسری طرف دیکھنے لگا جہاں شاید کچھ لاشیں تھیں، ایک مرد تھا، اور خواتین ایک اور بچی، بچی پر میری نظر ٹھہر گئی، جو بالکل میری بیٹی کی طرح لگ رہی۔ خون اور دھول میں شکلیں پہچاننا بہت مشکل تھا، بیٹی کا خیال آیا تو مجھے راشن لینا یاد آیا، سو میں جلدی سے ہسپتال سے باہر نکلا اور دوکان کی طرح بائیک دوڑا دی۔

بقیہ صفحہ ۳/ پر۔۔۔

صفحہ ۲/سے آگے۔۔۔

## اردو افسانوں میں خواتین کے مسائل

اس کی بہترین عکاسی ہمیں ان کی تخلیقات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

"قرۃ العین حیدر" نے افسانوں کو عالمی ادب کی سطح پر پہنچانے کا کارنامہ انجام دیا۔انہوں نے قصہ گوئی کے فن کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنے افسانوں اور ناولوں کو دانش ورانہ بلندی بھی عطا کی۔قرۃ العین حیدر کے اب تک ۵/افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں جس میں "ستاروں سے آگے"، "شیشے کا گھر"، "پت جھڑ کی آواز"، "روشنی کی رفتار"، "جگنوؤں کی دُنیا"۔مشہور افسانوں میں "رقص شرر"، "دجلہ بہ دجلہ"، "برف باری سے پہلے"، "جہاں پھول کھلتے ہیں"، "جلاوطن"، "سنگھار دان"، "حسب ونسب"، "دل ربا"، "جہاں کارواں ٹھہرا"، "آئینہ فروش"، "یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے"، "آوارہ گرد"، "شہر کوراں" وغیرہ ہیں۔

قرۃ العین حیدر کا ناول "آگ کا دریا" ایک ضخیم ناول ہے جو ۶۴۲/صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ناول میں قرۃ العین حیدر نے ہندوستانی تاریخ کو چار ادوار میں بانٹا ہے اور ہر دور کو چار کہانیوں میں پیش کیا ہے۔

خدیجہ مستور کے افسانوں میں ایسی عورت آئی جو گھر کی چہار دیواری سے نکل کر فرسودہ روایات سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔خدیجہ مستور نے "مکھی"، "لالہ"، "صحرائی"، "دادا"، "کھیل"، "بوچھار"، "چند روز اور" اور "لعنتی" جیسے افسانے لکھے۔

رضیہ فصیح احمد نے بھی مردانہ بالادستی اور پدرانہ اقدار و معیار پر بڑے ہی تیکھے وار کئے جو عورتوں کو ایک کنویں کا مینڈک بنا دیتے ہیں۔ان کا ایک اہم کارنامہ "جب پھوپھی کھوئی گئی تھی" ہے۔

شکیلہ اختر کے افسانے "آنکھ مچولی"، "درپن"، "ڈائین"، "تنکے کا سہارا" وغیرہ بھی قابل قدر ہیں۔

پروین شاکر اُردو شاعری میں منفرد لب ولہجہ و آہنگ کے لئے پہنچانی جاتی ہیں۔ان کی شاعری خواتین کے لطیف جذبات، نفسیات کی بہترین عکاسی ہے۔موضوع وہی پرانا ہے لیکن انداز بیان بالکل جدا اور انوکھا ہے۔ان کا پہلا مجموعہ "خوشبو" میں کنواری اور نوعمر لڑکیوں کے عشقیہ جذبات کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔عورت کی چھوٹی چھوٹی خواہشوں، محرومیوں جیسے بہت سے تجربوں کو بڑے فنکارانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ان کے زیادہ تر اشعار میں عورت کے عشقیہ جذبات، ناپختگی، خود سپردگی، بے بسی اور خود اعتمادی وغیرہ جذبات کی عکاسی نظر آتی ہے۔

پروین شاکر کا ایک شعر پیشِ خدمت ہے۔

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کردے گا

اس کے علاوہ خواتین کے مسائل اور ان کی زندگی کے مراحل کو اپنے افسانوں میں پیش کرنے والوں میں ڈاکٹر عفت آراء (زندگی کے رنگ)، نجمہ محمود (پانی اور چٹان)، کہکشاں انجم (کہکشاں)، ماہ جبین نجم (پیاس)، شاہین سلطانہ (نیا گھر)، ترنم ریاض (میرا رختِ سفر)، نوشابہ خاتون (بالا دست)، جیلانی بانو (راستہ بند ہے)، نگار عظیم (عمارت) بلقیس ظفر الحسن (ویرانے آباد گھروں کے)

ادب اور سماج کا رشتہ ناگزیر ہے۔ادب کا تصور سماج و معاشرے کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ سماج سے متاثر بھی ہوتا ہے اور سماج کو متاثر بھی کرتا ہے۔ادب میں نسائی جذبات و احساسات کی عکاسی و ترجمانی کی جاتی ہے۔خواتین کو ان کے حقوق، سماجی مساوات اور قانونی تحفظ فراہم کرنے کے تحریک کا نام "تانیثیت Feminism" ہے۔اس تحریک میں حق رائے دہی، مساوات، عورتوں کی ضروریات، حق میراث، آزادی رائے، خود کفیلی، آزاد خیالی، خانگی جبر اور آبروریزی سے تحفظ وغیرہ جیسے تمام حقوق و مسائل شامل ہیں۔

القصہ مختصر خواتین میں شاعرات اور مصنف نے اپنی شاعری اور ناولوں اور افسانوں کے ذریعہ مرد اساس معاشرے سے بغاوت کا اعلان کر دیا ہے۔اب وہ "وفا کی دیوی" اور "حیا کی مورت" کی جگہ ایک نئے پیکر میں ابھر کر سامنے آرہی ہے جہاں اپنے تشخص اور اپنے وجدان کا احساس ان پر غالب ہے۔


☆ بحوالہ کتب

(۱) ماہنامہ "اُردو دُنیا" نئی دہلی (شمارہ جنوری ۲۰۱۵ء)
(۲) ماہنامہ "اُردو دُنیا" نئی دہلی (شمارہ جولائی ۲۰۱۵ء)
(۳) ماہنامہ "اُردو دُنیا" نئی دہلی (شمارہ مارچ ۲۰۱۶ء)
(۴) "اُردو کی گمشدہ کڑیاں" جاوید احمد مغل، جموں


☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## اپنی زندگی کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثالی زندگی سے آہنگ کیجئے: مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی

(پٹنہ: ۱۸/اگست، پریس ریلیز) ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا کہ ربیع الاول کے اسی مبارک مہینے میں عالم انسانیت کے سب سے بڑے محسن، آقائے دو جہاں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی، جس سے پورا عالم جگمگا اٹھا، آج سے ساڑھے چودہ سو سال بیشتر دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، انسانیت طبقاتی کشمکش میں مبتلا تھی، قبیلے اور خاندان اونچ نیچ کے خانوں میں بٹے ہوئے تھے، ظلم و بربریت انتہا کو پہنچ چکی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابرِ رحمت بنا کر بھیجا اور منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو حق و صداقت کا پیغام دیا، بندے کا تعلق خالق سے جوڑا، اس کو شرک کی بھول بھلیوں سے نکال کر توحید کی شاہ راہ پر گامزن کیا، حقوقِ انسانی کی حفاظت اور مساوات کا درس دیا کہ تمام انسان بحیثیتِ انسان برابر ہیں، کمزوروں، بے سہارا انسانوں، بے کسوں اور مظلوموں کی دستگیری کو عبادت قرار دیا اور فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو انسانیت کا زیور قرار دیا اور اس کو اپنے کردار و عمل سے برت کر دکھایا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ان روشن تعلیمات سے دنیا کا گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ منور ہو گیا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہر اعتبار سے مکمل اور مثالی تھی، اسی لیے رب ذوالجلال نے آپ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا، لہٰذا ہم اس مبارک مہینہ کو یومِ احتساب و جائزے کے طور پر منائیں، اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے طریقۂ زندگی کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ڈھال کر ساری دنیا کے لیے نمونۂ عمل اور پیغامِ عمل بن جائیں، اور دنیا والوں کو بتائیں کہ اگر تم حقیقی امن و سکون اور ابدی خیر و فلاح چاہتے ہو تو اپنی زندگی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی زندگی سے ہم آہنگ کرو۔ اس کے لیے ضرورت متقاضی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا جائے، اس کے لیے ہمارے علماء و خطباء حیاتِ طیبہ کو انسانیت کے لیے مثالی زندگی کی حیثیت سے پیش کریں، بہتر ہے کہ جمعہ کے خطبات میں اس کو موضوعِ سخن بنائیں، کثرت سے سیرت کے جلسے منعقد کریں، بلکہ ہفتۂ سیرتِ رسول کا اہتمام کریں اور عام لوگوں کو سیرت کے موضوع پر کسی مستند سیرت نگار کی کتاب کے مطالعہ کا جذبہ ابھاریں، اس موضوع پر کئی علمی و تحقیقی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔علامہ شبلی نعمانیؒ اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کی سیرت النبی، رحمتِ عالم کے علاوہ دوسرے سیرت نگار کی کتابیں نبی رحمت محسن انسانیت، ذکرِ رسول وغیرہ کے پڑھنے کی رہنمائی کریں اور ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات و ارشادات کو سوشل میڈیا پر خوب عام کریں، جن سے انسانیت کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچے۔ناظم صاحب نے کہا کہ جان لیجیے کہ جب کوئی داعی قوم اپنا داعیانہ کردار چھوڑ دیتی ہے تو وہ مدعو ہو جاتی ہے، اسی لیے آج ضرورت ہے کہ محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمہ گیر شخصیت، اخلاق و عادات اور سیرت و کردار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دنیا کو باخبر کیا جائے اور ہم بھی عہد کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو زندہ کریں گے اور اتحاد و اجتماعیت کی زندگی گزاریں گے۔

## حضرت زرزری زر بخشؒ کا 740 واں عرس
## خلدآباد میں 23 اگست کو آل انڈیا مشاعرہ

خلدآباد۔ 18 اگست (ورقِ تازہ نیوز):۔حضرت خواجہ شیخ منتجب الدین زرزری زر بخش دولہاؒ کا 740 واں سالانہ عرس ہر سال کی طرح اس سال بھی بہت جوش وخروش سے منایا جارہا ہے۔اس موقع پر ایک شاندار آل انڈیا مشاعرہ 23 اگست 2026 بروز اتوار، رات 9 بجے بمقام درگاہ حضرت شیخ برہان الدین غریبؒ، خلدآباد میں منعقد ہو رہا ہے۔مشاعرے میں نعیم اختر قادری (برہانپور)، ندیم فرخ (اُتر پردیش)، تبریز منور رانا (لکھنؤ)، بلال سہارنپوری (سہارنپور)، اسرار چاندوری (دہلی)، قیام الدین قیام (کھرگون)، سفیان پرتاپ گڑھی (پرتاپ گڑھ)، نجم حسن پرتاپ گڑھی (پرتاپ گڑھ)، عطا حیدرآبادی (ناندیڑ)، ابراہیم ساگر (دھولیہ)، اور زبیر گوہر (پربھنی) اپنا کلام سنائیں گے۔منیب الدین (چیئرمین)، محمد عمران عابد جاگیردار (کنوینر)، اور خدامین درگاہ نے عوام الناس سے مشاعرے میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

## ناندیڑ کے قاضی صفدر الدین کی ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ اور سول جج سینئر ڈویژن کے عہدے پر ترقی

کنوٹ: ۱۸/اگست (اکرم چوہان):- ناندیڑ کے متوطن قاضی صفدر الدین ولد قاضی سعید الدین کی ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ اور سول جج (سینئر ڈویژن) کے عہدے پر ترقی کی گئی ہے۔اس سے پہلے قاضی صفدر الدین نے جے ایم ایف سی امتحان میں مہاراشٹرا بھر میں 48 واں مقام حاصل کر ناندیڑ کا نام روشن کیا تھا، سال 2015 میں انھوں نے جوڈیشل مجسٹریٹ (ایف سی) اور سول جج (جے ڈی) کی حیثیت سے چارج حاصل کیا تھا، قاضی صفدر الدین نے مختلف عدالتوں میں اپنا کام انجام دیا جیسے پرتور ضلع جالنہ، ماڈھا ضلع سولاپور، پارولا ضلع جلگاؤں، یوران نیو ممبئی، پاتھری ضلع پربھنی ان جگہوں پر اپنی خدمات انجام دیں، واضح ہو کہ قاضی صفدر الدین کی ابتدائی تعلیم کنوٹ کے اُردو اسکول سے ہوئی جس سے اُردو سے تعلیم حاصل کرنے والے طالبات کے لیے اُمید کی کرن بنی کہ اُردو سے تعلیم حاصل کر بھی اتنی بڑی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔قاضی صفدر کی اس ترقی پر دوست، احباب، رشتے داروں نے مُبارک باد پیش کی۔

## پاتور، شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج میں طلبہ کے جنرل الیکشن کا انعقاد، جمہوری اقدار کی عملی تربیت

اکولہ: ۱۸/ اگست (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ میں ہر سال کی طرح امسال بھی جمہوری طرز پر طلبہ کے جنرل الیکشن کا انعقاد کیا گیا۔جماعت پنجم تا دوازدہم کے طلبہ نے حق رائے دہی کا استعمال کیا اور ہر جماعت سے طلباء میں سے Boys Representative اور طالبات میں سے Girls Representative کیلئے ووٹ کیا اور نتائج کا اعلان اگلے دن کیا گیا جس میں منتخبہ طلباء وطالبات کو اسناد سے نوازا گیا۔منتخبہ طلباء میں سے ایک طالب علم اور ایک طالبہ کو اسٹوڈنٹس کونسل کا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔حلف برداری کی تقریب بھی منعقد کی گئی جس میں منتخبہ طلبہ نے سوسائٹی کے سیکریٹری سید اسحاق راہی کی موجودگی میں حلف لیا۔الیکشن سے قبل طلبہ کو الیکشن کی اصطلاحات جیسے امیدوار۔بیلیٹ پیپر۔بیلیٹ باکس۔پولنگ ایجنٹ۔ووٹر لسٹ۔الیکشن کی تشہیر وغیرہ سے آگاہ کیا گیا۔اور اس پر ایک جنرل نالج ٹیسٹ بھی لیا گیا۔اس سرگرمی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے پرنسپل مجیب اللہ خان کی رہنمائی میں نائب پرنسپل احسان الرحمٰن، محمد ابرار، عبدالمجید سید عزیز، سید معراج اور تمام کلاس ٹیچرس نے تعاون کیا۔

## 'پونے گرینڈ ٹور' کے کامیاب انعقاد کے بعد اب عالمی مقابلے کی تیاری

### مہاراشٹر کی بین الاقوامی کھیلوں کے میدان میں دعویداری کو مزید تقویت ملے گی: سنیترہ پوار

ممبئی: ۱۸/اگست (پریس ریلیز) پونے میں 2032 میں 'یو سی آئی روڈ ورلڈ چیمپئن شپ' منعقد کرنے کے لیے ٹینڈر پیش کرنے اور اس کے لیے ضروری حکومتی تعاون، مالی ضمانت اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق عزم کا اظہار کرنے کی آج منعقدہ کابینہ کی میٹنگ میں اصولی طور پر منظوری دے دی گئی۔نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر کھیل سنیترہ اجیت پوار نے اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے بین الاقوامی کھیلوں کے میدان میں مہاراشٹر کی دعویداری کو مزید تقویت ملی ہے۔سنیترہ پوار نے کہا کہ 'پونے گرینڈ ٹور 2026' کے کامیاب انعقاد کے ذریعے مہاراشٹر نے بین الاقوامی سائیکلنگ مقابلے منعقد کرنے کی اپنی صلاحیت ثابت کی ہے۔آنجہانی اجیت دادا پوار کی رہنمائی میں یہ مقابلہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا تھا اور 'یو سی آئی' نے بھی اس مقابلے کا نوٹس لیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب ہم عالمی سطح کے 'یو سی آئی روڈ ورلڈ چیمپئن شپ' کی میزبانی حاصل کرنے کے لیے پہل کر رہے ہیں۔ اگر 'یو سی آئی روڈ ورلڈ چیمپئن شپ 2032' پونے میں منعقد ہوتی ہے تو پونے کو ایشیا کے پہلے میزبان شہر ہونے کا اعزاز حاصل ہو سکتا ہے۔ اس مقابلے کے ذریعے مہاراشٹر کا نام 100 سے زائد ممالک کے 25 سے 30 کروڑ ناظرین تک پہنچنے کا امکان ہے، جبکہ تقریباً 330 کروڑ روپے سے زائد کی اقتصادی سرگرمی پیدا ہونے کی توقع ہے۔کابینہ نے 'یو سی آئی' کو حمایت کا خط پیش کرنے، تقریباً 5.36 لاکھ روپے کی ٹینڈر فیس ادا کرنے اور سائیکلنگ فیڈریشن آف انڈیا اور پونے گرینڈ ٹور کمیٹی کو ٹینڈر پیش کرنے کا اختیار دینے کی منظوری دی ہے۔سنیترہ پوار نے بتایا کہ میزبانی حاصل ہونے کی صورت میں ضروری مالی ضمانت فراہم کرنے اور معاہدے کی شرائط پوری کرنے کو بھی اصولی منظوری دی گئی ہے۔ بین الاقوامی شرکت کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ کے ساتھ تال میل قائم کرکے ویزا سہولت پروٹوکول تیار کیا جائے گا۔اس کے علاوہ مقابلے کے اختتام کے بعد بھی سائیکلنگ کو فروغ دینے کے لیے ویسٹرن گھاٹ سائیکلنگ کوریڈور اور پونے کے لیے 'یو سی آئی سٹی لیبل' حاصل کرنے کا عمل شروع کیا جائے گا۔اس مقابلے کے انعقاد سے پونے اور اس کے اطراف میں سڑکوں، سکیورٹی، ٹریفک، رہائش، طبی اور نشریاتی سہولتوں سمیت ضروری کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دی جائے گی۔سنیترہ اجیت پوار نے کہا کہ 'پونے گرینڈ ٹور 2026' کے بعد اب ہم عالمی سطح کے مقابلے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ اس سے مہاراشٹر کے نوجوان کھلاڑیوں کو تحریک ملے گی اور بین الاقوامی کھیلوں کے میدان میں پونے کی حیثیت مزید مستحکم ہوگی۔

## آزادی وطن کی خاطر دوسروں کے پسینہ سے زیادہ ہم نے خون دیا ہے: مولانا ندیم صدیقی
## فرقہ پرستی چاہے ہماری طرف سے ہو یا فریق مخالف سے نقصان ملت کا ہی ہے: مفتی سلمان منصور پوری

جالنہ۔18 / اگست 2026 (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد حضرت بلالؓ، ماما چوک شہر جالنہ میں صبح 10 بجے تا نماز ظہر منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت فخرِ مہاراشٹر صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے فرمائی، اجلاس میں علماء کرام، ائمہ مساجد، جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، کارکنان اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نائب امیر الہند نواسۂ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب (استاذ حدیث دار العلوم دیوبند) نے تحریکِ آزادی کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دار العلوم دیوبند کے قیام کا ایک بنیادی مقصد دین کی حفاظت کے ساتھ ملک کی آزادی بھی تھا۔ اسی ادارے نے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ جیسے عظیم مجاہدِ آزادی کو تیار کیا، جن کی قیادت میں تحریکِ ریشمی رومال نے برطانوی حکومت کے ہوش اڑا دیئے۔تحریک کی ناکامی اور طویل قید و بند کے باوجود شیخ الہندؒ کے حوصلے پست نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے اپنی سیاسی بصیرت سے برادرانِ وطن کو ساتھ لے کر آزادی کی جدوجہد کو آگے بڑھایا۔مفتی سلمان صاحب نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء اور اکابرِ امت نے آزادیٔ وطن کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں اور آزادی کے بعد بھی ملک و ملت کے مسائل کے حل، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے مسلسل جدوجہد کی۔انہوں نے واضح کیا کہ فرقہ پرستی خواہ ہماری طرف سے ہو یا فریق مخالف کی جانب سے، اس کا نقصان بالآخر ملت اور ملک دونوں کو پہنچتا ہے۔ مذہب کے نام پر ملک کو تقسیم کرنا اور مذہب کی بنیاد پر سیاسی نفرت کو فروغ دینا کسی کے مفاد میں نہیں؛ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں اتحاد، امن، بھائی چارہ اور باہمی احترام کو فروغ دیا جائے۔صدرِ اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جمعیۃ علماء کی تاریخی خدمات اور ملک و ملت کے مفاد میں کیے گئے اہم فیصلوں کی حکمتوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ آزادیٔ وطن کی خاطر دوسروں کے پسینے سے زیادہ ہم نے اپنا خون دیا ہے۔انہوں نے آزادی کے بعد اقلیتوں کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کے مقابل جمعیۃ علماء کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کارکنان پر زور دیا کہ وہ پوری دل جمعی، اخلاص اور استقامت کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں۔اس موقع پر انہوں نے شرکائے اجلاس سے ملک و ملت کی خدمت کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہنے کا عہد بھی لیا۔اجلاس کا آغاز مفتی ابوبکر صاحب کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا، جبکہ حافظ سمیر نے نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کی۔حافظ شاہد اور حافظ اعزاز الدین نے ترانہ پیش کیا، جب کہ حماد ابن مفتی عبدالرحمن صاحب نے نظم پیش کی۔مفتی عبدالرزاق صاحب نے تمہیدی خطاب کیا۔ اجلاس کی کامیابی کے لیے مفتی عبدالرحمن صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ کی ہدایات اور مولانا حسن ملی ندوی صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع جالنہ، نیز جنرل سکریٹری مولانا رئیس احمد ملی صاحب کی نگرانی میں شہری جمعیۃ، تحصیل جمعیۃ اور زون کمیٹیوں کے ذمہ داران و کارکنان نے بھرپور محنت اور انتھک جدوجہد کی۔یوم آزادی کے اس پروگرام کے ساتھ جمعیۃ علماء جالنہ اور مستقیم ہمدولے فاؤنڈیشن کے اشتراک سے زم زم ہاسپٹل، قدیم جالنہ میں عظیم الشان بلڈ ڈونیشن کیمپ بھی منعقد کیا گیا، جس کا افتتاح حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ کیمپ میں تقریباً 250 افراد نے خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کی روشن مثال قائم کی۔اجلاس کے اختتام پر حضرت مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب نے ملک میں امن وسلامتی، ملت کی سربلندی اور تمام انسانوں کے لیے خیر و عافیت کی دعاء فرمائی۔

## بھیونڈی کرائم برانچ نے گاڑی چور کو کیا گرفتار

بھیونڈی: ۱۸/اگست (شارف انصاری):- گاڑی چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر قابو پانے کے لیے کرائم برانچ کی جانب سے جاری مہم کے تحت کرائم برانچ یونٹ-2 بھیونڈی کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پولیس نے ایک ملزم کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے تقریباً 87.1 لاکھ روپے مالیت کی چار موٹر سائیکلیں اور ایک آٹو رکشا برآمد کیا ہے۔تفتیش کے دوران گاڑی چوری کے سات معاملات کا انکشاف ہونے کا دعویٰ پولیس نے کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، کرائم برانچ یونٹ-2 بھیونڈی کی ٹیم کو گاڑی چوری کے سلسلے میں خفیہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے 22 سالہ اکشے پیراجی پوار، ساکن نورانی منگل کاریالیہ کے پیچھے، ودرواڑی، کارخانہ روڈ، ضلع ہنگولی کو حراست میں لیا۔پوچھ گچھ اور تفصیلی تفتیش کے بعد اس کے قبضے سے چار موٹر سائیکلیں اور ایک آٹو رکشا برآمد کیا گیا۔ پولیس کی تفتیش میں انکشاف ہوا کہ ملزم کے خلاف مختلف پولیس اسٹیشنوں میں گاڑی چوری کے معاملات درج ہیں۔ان میں نظام پورہ پولیس اسٹیشن میں ایک، شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں دو، جبکہ ہل لائن اور مانپاڑہ پولیس اسٹیشن میں ایک ایک معاملہ شامل ہے۔ان معاملات میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 303(2) کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ گرفتار ملزم نے اس کے علاوہ بھی کئی دیگر گاڑی چوری کی وارداتوں کو انجام دیا ہو سکتا ہے۔اسی سمت میں کرائم برانچ یونٹ-2 کی ٹیم ملزم سے مزید پوچھ گچھ کر کے تفتیش آگے بڑھا رہی ہے۔مذکورہ کارروائی جوائنٹ پولیس کمشنر (کرائم) پنجاب راؤ اُگلے، ڈپٹی پولیس کمشنر (کرائم) امر سنگھ جادھو اور چھٹے ڈپٹی پولیس کمشنر، کرائم انویسٹی گیشن-1، تھانے شہر شیکھر باگڑے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔کارروائی میں کرائم برانچ یونٹ-2 بھیونڈی کے پولیس افسران اور اہلکاروں نے اہم کردار ادا کیا۔

صفحہ ۲/سے آگے۔۔۔

## دربان (افسانہ)

دوسرے راستے سے دوکان پر پہنچا تو خریداروں کا ایک ہجوم تھا، اور شاید اسی ہجوم کی وجہ سے دوکان کھلی رہ گئی تھی۔ مجھے دیکھ کر دوکان میں کام کرنے والے ایک شخص نے میرا سامان لا کر میری بائیک پر رکھ دیا اور میں گھر کے لئے روانہ ہو گیا۔

پھر خیال کا کبوتر پھڑ پھڑایا، اماں بہت ناراض ہونگے،

"مگر اب سر جھکا کر اماں کی ساری باتیں سن لوں گا"، میں خود سے بولا،

بیوی بچے بھی فکر میں ہونگے۔سورج سَرک سَرک کر اپنی سفیدی کھو چکا تھا۔میں نے بائیک کی اسپیڈ بڑھا دی۔گھر آیا اور دروازے پر دستک دیتے ہوئے سوچنے لگا اماں دروازہ کھولیں گے اور مجھ پر برس پڑیں گے۔کافی دیر بعد دروازہ کھلا تو سامنے میرا آٹھ سال کا بچہ تھا، اس سے پوچھا تو کہنے لگا" دادی، امی اور باجی بازار گئے ہوئے ہیں، تبھی پڑوس سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا،

"بھائی جی آپ کی اماں بیوی اور بچی بازار گئے ہوئے تھے تب ایک بلڈنگ کا ملبہ ان پر گرا اور وہ اس میں دب کر فوت ہو گئے۔جن کی لاشیں میں نے ہسپتال میں دیکھی ہیں"،

میں ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتا رہا، اس نے دوبارہ کہا تو میں ہسپتال کی طرف چل پڑا،

میں بڑبڑایا کہ" میں کتنا غیر ذمہ دار ہوں، کتنا لاپرواہ ہوں، مجھ سے بہتر تو میری آفس کی بلڈنگ کا دربان ہے اور دھیرے دھیرے آنکھوں کی پیالیوں میں اتنے آنسو جمع ہو گئے کے راستہ دھندلا دکھائی دینے لگا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

## اردو میڈیم کی تمام منظور شدہ خالی تدریسی آسامیوں کو پوتر پورٹل میں شامل کیا جائے، آئیٹا مہاراشٹر کا وزیرِ اعلیٰ سے فوری کاروائی کا مطالبہ

ممبئی، 18 اگست: (راست) مہاراشٹر میں جاری پوتر پورٹل کے ذریعے اساتذہ کی تقرری کے عمل میں اردو میڈیم اسکولوں کی تمام منظور شدہ اور خالی اساتذہ کی آسامیوں کو شامل نہ کیے جانے پر آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (AIITA)، مہاراشٹر نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔تنظیم نے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ 6 اگست 2026 کو جاری ہونے والے اساتذہ بھرتی کے اشتہار پر فوری نظرثانی کرتے ہوئے اردو میڈیم کے تمام اہل خالی عہدوں کو پاوتر پورٹل پر شامل کیا جائے۔آئیٹا مہاراشٹر کے صدر محمد عتیق شیخ کی جانب سے وزیر اعلیٰ کو ارسال کردہ تحریری مکتوب میں کہا گیا ہے کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں ضلع پریشد، میونسپل کونسل، نگر پنچایت اور میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام اردو میڈیم پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں میں منظور شدہ اسامیوں اور روسٹر کے مطابق متعدد تدریسی عہدے خالی ہیں، لیکن ان تمام خالی آسامیوں کی تفصیلات 6 اگست کو جاری کردہ بھرتی کے اشتہار میں شامل نہیں ہوئی ہیں۔ تنظیم کے مطابق خالی آسامیوں کو بھرتی کے عمل میں شامل نہ کیے جانے سے ایک طرف اہل امیدواروں کو سرکاری بھرتی میں حصہ لینے کا مساوی موقع نہیں مل رہا، جبکہ دوسری جانب اردو میڈیم اسکولوں میں اساتذہ کی کمی کے باعث طلبہ کی تعلیمی کارکردگی اور معیارِ تعلیم متاثر ہو رہا ہے۔موجودہ اساتذہ پر اضافی تدریسی بوجھ بھی بڑھ رہا ہے۔ نمائندگی میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ بعض اضلاع میں روسٹر، دیگر انتظامی کارروائی مکمل نہ ہونے کے باعث منظور شدہ خالی اسامیاں بھرتی کے عمل میں شامل نہیں ہو سکیں۔آئیٹا مہاراشٹر کا کہنا ہے کہ انتظامی خامیوں کی وجہ سے خالی عہدوں کا بھرتی سے باہر رہ جانا اور طلبہ کا تعلیمی نقصان کسی صورت مناسب نہیں۔آئیٹا مہاراشٹر کے اہم مطالبات نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ:

1. ریاست کے تمام اضلاع میں اردو میڈیم پرائمری و سیکنڈری اسکولوں کی منظور شدہ اور روسٹر کے مطابق تمام خالی آسامیوں کی فوری دوبارہ جانچ کی جائے اور انہیں پوتر پورٹل کی بھرتی کے اشتہار میں شامل کیا جائے۔2. 6 اگست 2026 کے اساتذہ بھرتی اشتہار کا ازسرنو جائزہ لے کر رہ جانے والی تمام خالی آسامیوں کو فوری طور پر درستگی کے ساتھ شامل کیا جائے۔3. جن اضلاع کی خالی آسامیوں کو موجودہ اشتہار میں شامل نہیں کیا گیا، وہاں متعلقہ محکمۂ تعلیم اور مقامی خود انتظامی اداروں سے فوری طور پر معلومات حاصل کر کے ان اضلاع کو بھی پوتر پورٹل کی بھرتی میں شامل کیا جائے۔4. اگر روسٹر یا دیگر انتظامی وجوہات کی بنا پر خالی عہدے زیرِ التوا ہیں تو متعلقہ محکموں کو فوری ہدایات جاری کر کے انتظامی رکاوٹیں دور کی جائیں اور تمام اہل عہدوں کو بھرتی کے لیے دستیاب کیا جائے۔5. اردو میڈیم کے طلبہ کے تعلیمی نقصان کو روکنے اور اہل امیدواروں کو مساوی و منصفانہ موقع فراہم کرنے کے لیے تمام اہل خالی تدریسی آسامیوں کو شامل کیے جانے کی تصدیق کے بعد ہی اگلے مرحلے کی بھرتی کا عمل آگے بڑھایا جائے۔

آئیٹا مہاراشٹر نے زور دیا کہ اردو میڈیم کے طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنا اور اہل امیدواروں کو روزگار کے مساوی مواقع دینا حکومت کی اہم ذمہ داری ہے۔تنظیم نے وزیر اعلیٰ سے معاملے کی سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے پاوتر نظام پر اساتذہ بھرتی کے اشتہار کو فوری طور پر اپ ڈیٹ کرنے اور ریاست بھر کے اردو میڈیم اسکولوں کی تمام اہل خالی تدریسی آسامیوں کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔مکتوب کی نقول وزیرِ اسکولی تعلیم، محکمۂ اسکولی تعلیم و کھیل کے پرنسپل سیکریٹری، ریاستی کمشنرِ تعلیم، ڈائریکٹر پرائمری ایجوکیشن اور ڈائریکٹر سیکنڈری و ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کو بھی ارسال کی گئی ہیں۔

## مرزاپور: دی مووی کے گانے 'ورون فار ایور' کا ٹیزر جاری

ممبئی: ۱۸/اگست (ایم ملک) 'مرزا پور' کے شائقین کے لیے ایک پرانی یادوں کا میوزیکل لمحہ موجود ہے۔ایکسل انٹرٹینمنٹ اور ایمیزون ایم جی ایم اسٹوڈیوز نے فرنچائز کے بہت پسند کیے جانے والے گانے 'ورون' کے نئے ورژن کا ٹیزر جاری کیا ہے، جس کا عنوان 'ورون فار ایور' ہے۔اس گانے کو شریا گھوشال اور رومی نے گایا ہے، جس کی موسیقی آنند بھاسکر اور گینی دیوان نے دی ہے۔ٹیزر اس نئے ورژن کی پہلی جھلک پیش کرتا ہے اور مداحوں کو گانے کی ریلیز سے پہلے ایک جھلک پیش کرتا ہے۔یہ ٹیزر بنانے والوں کی جانب سے 'مرزا پور: دی مووی' کا ٹریلر ریلیز کرنے کے فوراً بعد سامنے آیا ہے، جس کو مداحوں اور ناقدین کی جانب سے مثبت ردعمل ملا اور فلم کے ارد گرد کافی گونج پیدا ہوئی۔جیسے جیسے فلم کی تھیٹر میں ریلیز کے ارد گرد جوش و خروش پیدا ہو رہا ہے، بنانے والے ایک نئے انداز میں" مرزا پور" کائنات کے سب سے زیادہ پہچانے جانے والے میوزیکل ٹریکس میں سے ایک کو واپس لا رہے ہیں۔2020 میں ریلیز ہونے والی، "ورون" اپنی روح پرور صوفی دھن اور دلنشین دھنوں کے ساتھ فرنچائز کا ایک اہم حصہ بن گئی۔اصل گانا آنند بھاسکر نے ترتیب دیا تھا جس کے بول گینی دیوان نے لکھے تھے۔علی فضل اور شریا پلگاؤنکر پر فلمایا گیا یہ گانا تیزی سے مداحوں کا پسندیدہ بن گیا۔اس پیارے گانے کو" مرزا پور: دی مووی" کے لیے ایک نیا میوزیکل ٹریٹمنٹ دیا گیا ہے، اسی احساس کو برقرار رکھتے ہوئے جس نے اصل کو بہت خاص بنا دیا ہے۔ٹیزر پورے گانے کے لیے ٹون سیٹ کرتا ہے، جو 18 اگست کو ریلیز ہوگا۔" مرزا پور: دی مووی" کی موسیقی بھی ایکسل میوزک کے پہلے البم کے طور پر کام کرتی ہے۔ایمیزون ایم جی ایم اسٹوڈیوز اور ایکسل انٹرٹینمنٹ کی طرف سے پیش کردہ، "مرزا پور: دی مووی" کے ہدایت کار گرمیت سنگھ ہیں اور اسے پونیت کرشنا نے لکھا ہے۔اس فلم کو ایکسل انٹرٹینمنٹ کے بینر تلے رتیش سدھوانی اور فرحان اختر نے پروڈیوس کیا ہے۔کسم جگمگیا اور وشال رام چندانی شریک پروڈیوسر ہیں۔

## ناندیڑ کے سنٹرل بس اسٹینڈ احاطہ میں

# 37 سالہ خاتون ایس ٹی بس کی زد میں آکر جاں بحق

ناندیڑ: 18 راگست: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کے بس اسٹینڈ علاقے میں منگل کے روز ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا، جہاں بس اسٹینڈ سے باہر نکل رہی ایس ٹی بس کی زد میں آکر 37 سالہ خاتون کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب مذکورہ خاتون بس اسٹینڈ میں داخل ہو رہی تھیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، ادگیر جانے والی ایس ٹی بس نمبر 24AU 554 بس اسٹینڈ سے باہر نکل رہی تھی۔ اسی دوران انجنا گلاب راؤ بھرکڑے (37)، ساکن کاوڑگاؤں، تعلقہ لوہا بس اسٹینڈ کی جانب آ رہی تھیں۔ اسی دوران بس اور خاتون کے درمیان تصادم ہوگیا۔ حادثہ کس طرح پیش آیا، اس کی مکمل وجوہات تاحال واضح نہیں ہوسکی ہیں۔ بس کی ٹکر سے خاتون شدید زخمی ہوگئیں اور ان کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا اور متوفیہ کی نعش قبضے میں لے کر ضروری قانونی کارروائی شروع کردی۔ پولیس حادثے کی اصل وجہ اور حالات کی تفتیش کر رہی ہے۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی حادثے کی حقیقی وجوہات سامنے آسکیں گی۔ اس افسوسناک واقعے سے متوفی کے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، جبکہ علاقے میں بھی افسوس کی لہر پائی جاتی ہے۔

## ضلع میں مختلف جرائم کے 7 مقدمات درج، چوری، گٹکا، غیر قانونی اسلحہ، جوا اور شراب کے خلاف کارروائی

ناندیڑ: ناندیڑ ضلع کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں گزشتہ دو دنوں کے دوران چوری، موٹر سائیکل چوری، غیر قانونی گٹکا رکھنے، تلوار لہرا کر دھمکی دینے، جوا کھیلنے اور غیر قانونی شراب رکھنے کے معاملات میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس کی جانب سے تمام معاملات میں قانونی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔

گودام کے باہر نصب ڈی پی توڑ کر تار چوری

قندھار: 14 اگست کی رات سے 15 اگست 2026 کی صبح تقریباً 5 بجے کے درمیان گندھار میں ایک گودام کے باہر نصب 100 کے وی کی ڈی پی نامعلوم چوروں نے توڑ دی۔ چور ڈی پی کے اندر موجود تقریباً 7 ہزار روپے مالیت کی ایلومینیم تار چوری کر کے لے گئے، جبکہ ڈی پی میں موجود تقریباً 20 ہزار روپے مالیت کا تیل زمین پر بہا کر نقصان پہنچایا گیا۔ اس معاملے میں منیر خان فتح خان پٹھان، عمر 54 سال، ساکن سمبھاجی نگر، گندھار کی شکایت پر گندھار پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 317 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 303(2) اور 324(4) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش پولیس ہیڈ کانسٹیبل چوپواڑ کر رہے ہیں۔

اردھاپور میں 60 ہزار روپے کی موٹر سائیکل چوری

اردھاپور: 16 اگست سے 17 اگست 2026 کی صبح 5 بجے کے درمیان ساوتامالی نگر، اردھاپور میں ایک مکان کے سامنے کھڑی ریڈیمر پلسر موٹر سائیکل نمبر MH-26-CG-5450، جس کی مالیت تقریباً 60 ہزار روپے ہے، نامعلوم چور چوری کر کے لے گئے۔ کیلاش نام دیو بارگاؤکر، عمر 20 سال، ساکن ساوتامالی نگر، اردھاپور کی شکایت پر اردھاپور پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 459 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعہ 303(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر گونار کر رہے ہیں۔

ناندیڑ میں غیر قانونی گٹکا رکھنے والے کے خلاف مقدمہ

وزیرآباد: 17 اگست 2026 کو رات تقریباً 9 بجے ناندیڑ کے پاپا پان شاپ پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو مختلف کمپنیوں کا گٹکا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کی غرض سے اپنے قبضے میں رکھتے ہوئے پکڑا۔ ملزم کی شناخت عبدال فیصل عبدال رؤف، عمر 26 سال، ساکن کھڑک پورہ، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق ضبط شدہ ممنوعہ اشیا کی مالیت تقریباً 439,11 روپے ہے۔
اس معاملے میں پولیس سب انسپکٹر سنیل منجیراؤ بلنگے کی شکایت پر وزیرآباد پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 414 / 2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 123، 274، 275 اور فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کی دفعہ 59 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

تلوار لہرا کر جان سے مارنے کی دھمکی، مقدمہ درج

مکرام آباد: 16 اگست 2026 کو صبح تقریباً 11 بجے ڈاپکا گنڈوپنت، تعلقہ مکھیڑ میں ایک شخص پر مبینہ طور پر گالی گلوچ کرتے ہوئے تلوار لہرا کر جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا معاملہ سامنے آیا۔ شکایت کنندہ سہیل محمود باغوان، عمر 26 سال، ساکن ڈاپکا گنڈوپنت، تعلقہ مکھیڑ کی شکایت پر ملزم اکشے رام داس ڈاپکے کر کے خلاف مکرام آباد پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 121 / 2026 کے تحت بھارتی اسلحہ قانون کی دفعہ 4 / 25 اور بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 352 اور 351(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

منٹھا میں ترٹ جوئے کے اڈے پر کارروائی

منٹھا: 17 اگست 2026 کو رات تقریباً 2 بجے تعلقہ حدگاؤں کے تالنگ میں ایک ٹین شیڈ میں پولیس نے جوئے کے اڈے پر کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق ساہے براؤ لکشمن نرواڈے، عمر 42 سال، اور دیگر پانچ افراد بغیر اجازت غیر قانونی طور پر 'ترٹ' نامی جوا کھیلتے اور کھلاتے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے موقع سے نقد رقم، موبائل فون اور جوئے کا سامان سمیت مجموعی طور پر تقریباً 500,51 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں پولیس کانسٹیبل اتل شنکراؤ ناگرگوجے کی شکایت پر منٹھا پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 144 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی ممانعت قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

قندھار میں موبائل پر مٹکا جوا، تین افراد کے خلاف مقدمہ

قندھار: 17 اگست 2026 کو صبح تقریباً 11 بجے شالیمار ہوٹل کے پیچھے پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تین افراد کو موبائل فون کے ذریعے 'مٹکا' نامی جوا کھیلتے اور کھلاتے ہوئے پکڑا۔ پولیس کے مطابق ملزمان میں بالاجی گوپال راؤ نکم، عمر 28 سال، ساکن گائیکواڑ گلی؛ دھن راج ایکناتھ گوڈبولے اور نتین وامن راؤ یوتیکر، دونوں ساکن گندھار شامل ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے نقد رقم، ایک موبائل فون، ایک موٹر سائیکل اور جوئے کا سامان سمیت مجموعی طور پر تقریباً 32 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں قندھار پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 318 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی ممانعت قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

## مفرور ملزم گرفتار، جبری چوری کا موبائل فون برآمد

ناندیڑ: ناندیڑ ضلع میں سنگین نوعیت کے جرائم میں ملوث مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس کی جانب سے خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت ناندیڑ لوکل کرائم برانچ نے کارروائی کرتے ہوئے ایک مفرور ملزم کو گرفتار کرلیا اور اس کے قبضے سے جبری چوری کے

ایک معاملے میں چوری کیا گیا موبائل فون برآمد کرلیا۔ برآمد شدہ موبائل فون کی مالیت تقریباً 15 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر کی گئی۔ پولیس کے مطابق بارڈ پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 113 / 2025 درج ہے، جس میں بھارتیہ نیائے سنہتا (B N S) کی دفعات 309(6)، 310 اور 312 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس مقدمے میں آکاش پرکاش موکڑے نامی ملزم مفرور تھا۔ 17 اگست 2026 کو لوکل کرائم برانچ کے پولیس سب انسپکٹر سائی ناتھ پویڈ اور ان کی ٹیم مفرور ملزمان کی تلاش میں ناندیڑ شہر میں گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران وزیرآباد پولیس اسٹیشن کی حدود میں گشت کرتے ہوئے پولیس کو خفیہ ذریعے سے اطلاع ملی کہ مذکورہ مقدمے کا مفرور ملزم آکاش پرکاش موکڑے مونارک کینسر ہاسپٹل کے قریب چوری کیا ہوا موبائل فون فروخت کرنے کے ارادے سے موجود ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم نے پنچوں کی موجودگی میں مونارک کینسر ہاسپٹل کے قریب گھات لگا کر کارروائی کی۔ اس دوران مشتبہ حالت میں گھومنے والے ایک شخص کو حراست میں لیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنا نام آکاش پرکاش موکڑے، عمر 24 سال، پیشہ مزدوری، ساکن نیرلی، تعلقہ وضلع ناندیڑ بتایا۔ پولیس نے اس کی تلاشی لی تو اس کے قبضے سے سفید رنگ کا Vivo کمپنی کا اینڈرائیڈ موبائل فون برآمد ہوا۔

چاقو سے حملہ کرکے موبائل اور اسکوٹی چھیننے کا انکشاف

پولیس نے ملزم سے مزید تفتیش کی تو اس نے مبینہ طور پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر واردات انجام دینے کا اعتراف کیا۔ پولیس کے مطابق ملزم نے اپنے ساتھیوں پریم ناگیش ہنکر، مایور عرف مونو لاپے، اربن آٹے اور انکیت صاحب راؤ نرواڈے کے نام بتائے۔ ملزم کے بیان کے مطابق، وہ سب بارڈ کے آمبے گاؤں پاٹی کے قریب موجود تھے۔ اسی دوران اسکوٹی پر وہاں سے گزرنے والے ایک شخص کو سبھی نے مل کر روکا اور اس پر چاقو سے حملہ کیا۔ حملے کے بعد اس شخص کا موبائل فون اور اسکوٹی چھین کر تمام ملزمان موقع سے فرار ہوگئے۔ پولیس ریکارڈ کی جانچ کے بعد برآمد ہونے والا Vivo کمپنی کا موبائل فون، جس کی اندازاً قیمت 15 ہزار روپے ہے، بارڈ پولیس اسٹیشن میں درج جرم نمبر 113 / 2025 کا چوری شدہ موبائل ثابت ہوا۔ گرفتار ملزم آکاش موکڑے کو مزید قانونی کارروائی کے لیے بارڈ پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے، جبکہ واردات میں ملوث دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر لوکل کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر سائی ناتھ پویڈ اور پولیس اہلکار بالاجی کدم، عمران شیخ، پرمود جوندھلے، سنتوش بیلورود، روی بارالے، سندیپ دھونگرے اور امول گھوارے نے انجام دی۔ ناندیڑ پولیس کی جانب سے سنگین جرائم میں ملوث مفرور ملزمان کے خلاف کارروائی کا سلسلہ جاری ہے اور دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے بھی کوششیں کی جارہی ہیں۔

# شہر میں جلد گھریلو PNG گیس سپلائی شروع ہوگی

## پہلے مرحلے میں 4 ہزار گھروں کو کنکشن، LPG کے مقابلے میں 15 فیصد تک بچت

ناندیڑ، 18 اگست: (ورق تازہ نیوز) ضلع کے شہریوں کے لیے راحت کی خبر ہے کہ ناندیڑ شہر میں جلد ہی گھریلو پائپڈ نیچرل گیس (PNG) کی سپلائی شروع ہونے جارہی ہے۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے کی ہدایات پر پٹرولیم اینڈ نیچرل گیس ریگولیٹری بورڈ (PNGRB) سے مجاز کمپنی مہاراشٹر نیچرل گیس لمیٹڈ (MNGL) کی جانب سے سٹی گیس ڈسٹری بیوشن (CGD) منصوبے کے تحت پائپڈ نیچرل گیس کا نیٹ ورک بچھانے کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ MNGL، گیل اور بی پی سی ایل کا مشترکہ منصوبہ ہے۔

پہلے مرحلے میں 4 ہزار گھروں کو گیس کنکشن

پہلے مرحلے میں ناندیڑ شہر کے فراندے نگر، ترومالا نگر، چھترپتی چوک، کینال روڈ، ڈی مارٹ علاقے، تروڑہ خورد، کوٹھا اور روی نگر میں تقریباً 15 کلومیٹر طویل ایم ڈی پی ای گیس پائپ لائن بچھائی جارہی ہے۔ اس پائپ لائن کے ذریعے تقریباً 4 ہزار گھروں کو براہ راست گیس کنکشن فراہم کیے جائیں گے۔ اس کے بعد شہر کے دیگر علاقوں تک بھی PNG گیس سپلائی کا دائرہ وسیع کیے جانے کی توقع ہے۔

PNG گیس کے اہم فوائد
LPG کے مقابلے میں 10 سے 15 فیصد تک بچت

PNG گیس موجودہ LPG سلنڈر کے مقابلے میں تقریباً 10 سے 15 فیصد کم خرچ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس سے عام شہریوں کے گھریلو بجٹ پر بھی بوجھ کم ہوگا۔ گھر تک بنیادی انفراسٹرکچر کا خرچ کمپنی برداشت کرے گی۔ گھروں کے کچن تک، یعنی گھر کی بیرونی دیوار تک گیس پائپ لائن اور ضروری بنیادی انفراسٹرکچر کی تنصیب کا خرچ MNGL کی جانب سے کیا جائے گا۔ اس کے لیے صارفین سے کوئی اضافی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔

24 گھنٹے مسلسل گیس سپلائی

PNG گیس پائپ لائن کے ذریعے 24 گھنٹے مسلسل فراہم کی جائے گی۔ اس سے صارفین کو سلنڈر ختم ہونے کی فکر نہیں رہے گی اور نہ ہی گیس سلنڈر کی بکنگ اور ڈیلیوری کا انتظار کرنا پڑے گا۔

محفوظ گیس سپلائی

PNG قدرتی گیس کو گیس کی شکل میں پائپ لائن کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق پائپڈ سپلائی کا نظام گھریلو LPG سلنڈر کے مقابلے میں زیادہ محفوظ اور آسان ہے۔

ماحول دوست ایندھن

PNG کو ماحول دوست 'گرین فیول' قرار دیا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے دھوئیں اور آلودگی میں کمی لانے میں مدد مل سکتی ہے۔

### شہریوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی اپیل

ضلع انتظامیہ کی جانب سے ناندیڑ شہر کے ان علاقوں کے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے جہاں گیس پائپ لائن بچھانے کا کام شروع ہوچکا ہے کہ وہ اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔
انتظامیہ کے مطابق PNG گیس کی سہولت سے شہریوں کو نسبتاً کم خرچ، مسلسل اور سہل گیس سپلائی دستیاب ہوگی، جس سے روزمرہ گھریلو زندگی میں بھی آسانی پیدا ہوگی۔

## حمایت نگر پولیس کی جوئے کے اڈے پر چھاپہ

## 2.18 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت حمایت نگر پولیس نے جوئے کے ایک اڈے پر چھاپہ مار کر تقریباً 2 لاکھ 18 ہزار 340 روپے کا سامان ضبط کیا ہے۔ کارروائی کے دوران پولیس نے تین افراد کو حراست میں لیا، جبکہ پانچ افراد پولیس کو دیکھ کر فرار ہوگئے۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی رہنمائی میں 17 اگست 2026 کو کی گئی۔ پولیس کے مطابق حدگاؤں پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ کوتلواڑی شِوار میں واقع کھیت کے ایک آکھاڑے میں کچھ افراد 'جھنا منا' نامی جوئے کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم نے پنچوں کی موجودگی میں مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا۔ چھاپے کے وقت موقع پر موجود آٹھ جواریوں میں سے تین افراد کو پولیس نے حراست میں لے لیا، جبکہ دیگر پانچ افراد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

2 لاکھ 18 ہزار 340 روپے کا سامان ضبط

پولیس کارروائی کے دوران جوئے کے اڈے سے درج ذیل سامان ضبط کیا گیا: • نقد رقم: 18 ہزار 340 روپے • چار موٹر سائیکلیں: تقریباً 2 لاکھ روپے • جوئے میں استعمال ہونے والا سامان اور تاش کے پتے۔ اس طرح پولیس نے مجموعی طور پر 2 لاکھ 18 ہزار 340 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔

تین افراد کے خلاف مقدمہ درج

پولیس نے گرفتار افراد کی شناخت وٹھل کاشی ناتھ نارکھڑے، عمر 43 سال، اروند ماروتی سوریہ ونشی اور ونا یک نارکھڑے، تینوں ساکن کھڑکی، کے طور پر کی ہے۔ اس کے علاوہ پانچ فرار ملزمان کے خلاف بھی کارروائی کی جارہی ہے۔ اس معاملے میں حمایت نگر پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 223 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی ممانعت کے قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش حدگاؤں پولیس کی جانب سے کی جارہی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر لکشمن گندرے، اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر جادھو اور پولیس ہیڈ کانسٹیبل شیام ناگرگوجے سمیت حمایت نگر پولیس اسٹیشن کے عملے نے انجام دی۔

غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی

پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن نے ناندیڑ ضلع کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر قانونی جوا، مٹکا، تیرٹ اور دیگر غیر قانونی کاروبار یا سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف سخت کارروائی کا سلسلہ آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گا۔


## ٹیوشن رکاروبار کیلئے کرایہ پر رُوم دستیاب

دیگلور ناکہ مین ہائی وے سے متصل، مدینہ ہارڈ ویئر کے بالکل سامنے فرسٹ فلور پر 25×10 فٹ سائز کا رُوم کرایہ پر دستیاب ہے۔
ٹیوشن، کاروبار یا دیگر مناسب استعمال کے لیے موزوں۔
مزید معلومات کے لیے مرزا اسجاد بیگ سے رابطہ کریں۔
رابطہ نمبر: 7276724248, 7773935129


## غیر قانونی 'ترِٹ' جوئے کے اڈے پر

## ناندیڑ دیہی پولیس کا چھاپہ، 3 ملزمان گرفتار

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے گادے گاؤں شِوار میں چل رہے غیر قانونی 'ترِٹ' جوئے کے اڈے پر آدھی رات کو چھاپہ مار کارروائی کی۔ اس کارروائی میں تین افراد کو حراست میں لیا گیا، جبکہ پولیس نے نقد رقم، موبائل فون اور موٹر سائیکلوں سمیت مجموعی طور پر 4 لاکھ 14 ہزار 920 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ یہ کارروائی ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات کے تحت 17 اگست 2026 کو کی گئی۔ پولیس کے مطابق ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ناندیڑ کے گادے گاؤں میں ایک کھلی جگہ پر کچھ افراد غیر قانونی طور پر 'ترِٹ' نامی جوئے کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے موقع پر پہنچ کر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران تین افراد کو جوئے میں ملوث پایا گیا۔ ان کی شناخت اومکار گیانوبا کاملے، عمر 18 سال، پیشہ مزدوری، ساکن گادے گاؤں؛ شیوا بارادھوا وبالے، عمر 27 سال، پیشہ مزدوری، ساکن گادے گاؤں؛ اور مہیش شیوانند اوبالے، عمر 19 سال، پیشہ مزدوری، ساکن گادے گاؤں، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ 4 لاکھ 14 ہزار 920 روپے کا سامان ضبط پولیس نے پنچوں کی موجودگی میں کارروائی کرتے ہوئے ملزمان اور جائے وقوعہ سے درج ذیل سامان ضبط کیا: مختلف کمپنیوں کے 3 موبائل فون قیمت تقریباً 53 ہزار روپے 5 موٹر سائیکلیں قیمت تقریباً 3 لاکھ 60 ہزار روپے نقد رقم 1 ہزار 920 روپے 'بدک' نشان والے تاش کے پتے اس طرح مجموعی طور پر 4 لاکھ 14 ہزار 920 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 991 / 2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی ممانعت کے قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر کی رہنمائی میں پولیس اہلکار شنکر مانگے، مپڑے، آصف شیخ اور کاملے، ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن نے انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے غیر قانونی جوا، مٹکا اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف مسلسل کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دے کر تعاون کریں۔

## اہلسنت آرگنائزشن ناندیڑ کی میٹنگ

ناندیڑ: (راست) آج بتاریخ 18 اگست بروز منگل کو اہلسنت آرگنائزشن ناندیڑ کی جانب سے بضمن عید میلادالنبی نبی ﷺ ایک میٹنگ کا انعقاد عمل میں آیا یہ میٹنگ اہلسنت آرگنائزشن ناندیڑ کے صدر شہباز قادری صاحب کے مکان نئی آبادی، ناندیڑ میں منعقد کی گئی جس میں اراکین اہلسنت آرگنائزشن نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں عید میلادالنبی ﷺ کی تیاریوں کے متعلق اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اہلسنت آرگنائزیشن کے صدر شہباز قادری نے عوام الناس کو عید میلادالنبی ﷺ جوش وخروش کے ساتھ منانے اور مکانوں اور دکانوں میں روشنی کا اہتمام کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر معزز قادری، مدثر قادری، شیخ اعجاز و دیگر ذمہ داران موجود تھے صدر شہباز قادری صاحب نے ۸۰ ویں جشن آزادی کی طرز پر ہر گھر ۱۲ ربیع الاول کو پرچم رسالت لہرانے کی درخواست کی

## مدرسہ محمدیہ عربیہ اور لبنیٰ اُردو پرائمری اسکول میں پرچم کشائی

ناندیڑ (نامہ نگار) بتاریخ 15 اگست ۲۰۲٤ کو دینی وعصری اقامتی درسگاہ مدرسہ محمدیہ عربیہ و لبنیٰ اُردو پرائمری اسکول ندیم کالونی گاڑے گاؤں روڈ ناندیڑ میں پرچم کشائی کی گئی بعد ازیں اس ملک کے آزادی میں علماء کرام کی قربانیوں مدارس دینیہ کی اہمیت بتائی گئی اور طلباء کو کچھ لوازمات تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر طلباء و طالبات کے علاوہ اساتذہ موجود تھے

## بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس

## 23 اکتوبر سے نئی دہلی میں

نئی دہلی۔ 18 / اگست۔ ایم این این۔ 'بھارت انٹرنیشنل رائس کانفرنس' (BIRC) 2026 چاول کی صنعت سے متعلق گفتگو کو صرف تجارت اور کاروبار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے مزید وسیع کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس کانفرنس میں نو خصوصی 'ایکسپیرینس زون' ہوں گے، جو تہذیب، ثقافت، غذائیت، ٹیکنالوجی، جدت اور عالمی تجارت کے ذریعے چاول کے سفر کو پیش کریں گے۔


### ٹی سی گم گئی

میری محمد ابرار محمد توفیق کے نام کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کی دسویں جماعت کی ٹی سی دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

محمد ابرار محمد توفیق
عمر کالونی نزد سٹیزن جیم
دیگلور ناکہ ناندیڑ
9404694682



عبدالرحمٰن 8999942523
عبدالماجد 9545332211
BIS 916 Hallmark
زینت جیولرس
سری نگر، ناندیڑ
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی و ترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں



سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766



Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ



پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی